ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

13

www.tanzeem.org

10 تا 16 جمادی الثانی 1436ھ / 31 مارچ تا 6 اپریل 2015ء

قرآن سے شغف: زندگی کا حاصل

آپ مصنف ہوں یا محقق' طالب علم ہوں یا استاذ' ادیب ہوں یا شاعر' مقرر ہوں یا مفکر' سائنس دان ہوں یا صنعت کار' عالم ہوں یا صوفی' جج ہوں یا وکیل' کچھ بھی ہوں یہ یقین کر لیجیے کہ اگر آپ نے قرآنِ حکیم نہیں پڑھا ہے تو آپ علم سے محروم ہیں۔ آپ علم کی چاشنی سے نابلد ہیں اور آپ کو ابھی علم کا سرا بھی نہیں ملا ہے۔ علم کا سرچشمہ قرآن ہے، علم کی شاہ کلید قرآن ہے اور وہ شخص یقیناً علم سے محروم ہے جو قرآن سے محروم ہے۔ قرآن ہی سے آپ کو حقیقت کا سراغ مل سکتا ہے۔ قرآن ہی آپ کی علمی پیاس بجھا سکتا ہے۔ قرآن ہی آپ کے ذوقِ علم کی تسکین کر سکتا ہے اور اگر آپ کلام کے جوہر شناس ہیں تو قرآن ہی آپ پر کلام کے جوہر آشکارا کر سکتا ہے۔

قرآن سے شغف زندگی کا حاصل ہے۔ اس میں غور و فکر انسانیت کی معراج ہے اور اس کی روشنی میں اپنی شخصیت کی تعمیر سعادت و خوش بختی کا راز ہے۔ اس سے ہدایت حاصل کرنا دانش مندی اور اس کی ہدایت پر چلنا کامیابی کی ضمانت ہے۔

اس خوش نصیب کی قسمت پر جتنا رشک کیا جائے کم ہے' جسے اللہ نے قرآن پاک کا شغف بخشا ہے' اسے پڑھنے' سننے اور اس میں غور و فکر کا موقع عنایت فرمایا ہے اور یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اس کی روشنی میں اپنی شخصی' خاندانی' سماجی اور ملکی زندگی کی تعمیر کرے۔ اسی طرح اس محروم کی زندگی پر جتنا افسوس کریں کم ہے' جسے اللہ نے سوجھ بوجھ عطا فرمائی' پڑھنے لکھنے کا موقع عنایت فرمایا لیکن پھر بھی وہ قرآن کے علم سے محروم ہے۔ اور اگر اسے اپنی محرومی کا احساس بھی نہیں ہے تو خون کے آنسوؤں سے بھی اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

مولانا محمد یوسف اصلاحی

اس شمارے میں

ہوئے تم دوست جس کے......

ایمان کے عملی تقاضے:
تقویٰ، سمع و طاعت اور انفاق فی سبیل اللہ

......آدمی کی موت مارا جائے گا

دین پر استقامت کی فضیلت

کراچی آپریشن

رزق میں برکت کیسے ہو؟

بے بس لاشوں کا ملک

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

سورۃ بَنِی اِسْرَائِیل

تمہیدی کلمات (ii)

(۵) یہ دونوں سورتیں ریل کے ڈبوں کی طرح آپس میں جڑی ہوئی (inter locked) ہیں۔ وہ اس طرح کہ سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت ایک حکم پر ختم ہو رہی ہے: ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ......﴾ ''اور کہیے کہ کل حمد اور کل تعریف اس اللہ کے لیے ہے......'' جبکہ سورۃ الکہف کی پہلی آیت کے مضمون سے یوں لگتا ہے جیسے یہ اس حکم کی تعمیل میں نازل ہوئی ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ......﴾۔

مضمون اور موضوع کے اعتبار سے سورۂ بنی اسرائیل کا پہلا رکوع بہت اہم اور عظیم ہے۔ اس رکوع میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے اُن چار ادوار کا تذکرہ ہے جو حضورﷺ کی بعثت تک گزر چکے تھے۔ یہاں بنی اسرائیل کی دو ہزار سالہ تاریخ کو چار آیات کے اندر سمو کر گویا امت مسلمہ کے لیے ایک آئینہ فراہم کر دیا گیا ہے۔ اس آئینے کو سامنے رکھ کر ہم اپنے ماضی، حال اور مستقبل کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ اس کی وضاحت اس حدیث نبویﷺ میں ملتی ہے جس میں حضورﷺ نے فرمایا:

((لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ......)) (سنن ترمذی)

''میری اُمت پر بھی وہ تمام حالات وارد ہو کر رہیں گے جو بنی اسرائیل پر وارد ہوئے، بالکل اسی طرح جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے......''

اس حدیث میں جوتی کے دونوں پاؤں کی مشابہت کی یہ مثال اس اٹل حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ عروج و زوال کے جو چار ادوار بنی اسرائیل پر گزر چکے ہیں بالکل ایسے ہی چار ادوار امت مسلمہ پر بھی وارد ہوں گے۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو سورۂ بنی اسرائیل کی ان چار آیات (۴ تا ۷) میں علم و معرفت اور معلومات کا ایک خزانہ پوشیدہ ہے، جبکہ مذکورہ بالا حدیث اس خزانے کی چابی ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے اس چابی کی مدد سے اس خزانے تک رسائی ملی ہے، جس کے نتیجے میں میرے لیے ان بیش بہا علمی و تاریخی معلومات کو ضبط تحریر میں لانا ممکن ہوا ہے۔ چنانچہ اس موضوع پر میرا ایک مختصر کتابچہ ''تنظیم اسلامی کا تاریخی پس منظر'' کے نام سے اور ایک مفصل کتاب ''سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل'' کے عنوان سے دستیاب ہیں۔

ان دونوں مطبوعات کے انگلش تراجم بھی Rise and Decline of the Muslim Ummah اور Lessons from Histroy کے عنوانات سے طبع ہوتے ہیں۔ (اس موضوع کو سمجھنے کے لیے ان کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔)

فرمان نبویؐ

راہِ حق کا غبار

عَنْ اَبِیْ عَبْسٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابو عبس ؓ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''جس کے قدم ''اللہ کی راہ'' میں غبار آلود ہوں، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کی ہے۔''

تشریح: ''اللہ کی راہ'' کا اطلاق ہر اس کام پر ہوتا ہے جو صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے۔ مثلاً علم دین حاصل کرنے، نماز جنازہ میں شریک ہونے، بیمار کی عیادت کرنے، مسجد میں نماز باجماعت کے لیے جانے، حج کرنے اور اس طرح کے دوسرے فرائض کو ادا کرنے کے لیے سفر کرنا لیکن بالعموم یہ اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے جدوجہد کے معنی پر مشتمل ہوتا ہے۔

''قدموں کے غبار آلود ہونے'' کے معنی یہ ہیں کہ آدمی کے جسم پر گرد و غبار کی دھول آئے یا اسے جسمانی تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جو اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے سرتوڑ کوشش کرے اور اس راہ کی تکلیفوں اور آزمائشوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
10 تا 16 جمادی الثانی 1436ھ — جلد 24
31 مارچ تا 6 اپریل 2015ء — شمارہ 13
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-36293939
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 12 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا---------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہوئے تم دوست جس کے......

اسلامی تاریخ میں کئی ایسے ناخوشگوار مواقع آئے جب مسلمان ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوئے اور ان کے درمیان کشت و خون ہوا۔ یہاں تک کہ دورِ خلافت راشدہ بھی پوری طرح اس سے خالی نہیں۔ حضرت علی ؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ ؓ ایک دوسرے کے خلاف مورچہ زن ہوئے۔ اگرچہ باقاعدہ جنگ رات کے اندھیرے میں ایک سازش کا نتیجہ تھی، لیکن ان کا ایک دوسرے کے خلاف میدانِ جنگ میں اتر آنا تو ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت علی ؓ اور حضرت امیر معاویہ ؓ کے درمیان بھی خونریز جنگ ہوئی تھی، پھر سانحہ کربلا جیسا حادثہ فاجعہ بھی اسلامی تاریخ کے ایک سیاہ باب کی حیثیت سے ہماری کتب میں موجود ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی جنگ بھی عقیدہ میں فرق کی بنیاد پر نہیں ہوئی تھی اور حضرت حسین ؓ نے بھی یزید کے خلاف جہاد اس لیے کیا کہ آپؓ کو خلافت ملوکیت میں تبدیل ہوتی نظر آئی تھی، آپ کو یہ انحراف قبول نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے نظامِ خلافت کی خوبصورت عمارت میں ایک دراڑ کو بھی برداشت نہ کیا اور اسلام کے ایک سنہری اصول کی خاطر اپنی اور اہل خانہ کی جان کی قربانی پیش کردی۔ بعدازاں مسلمانوں میں جو باہم جنگ و جدل ہوا وہ خالصتاً ذاتی اقتدار اور حصولِ قوت کی جنگیں تھیں جو مسلمان سلاطین اور بادشاہوں نے ایک دوسرے کے خلاف لڑی تھیں، گویا کشور کشائی کا معاملہ تھا۔ عقیدہ کی بنیاد پر باہم آویزش اور چپقلش بھی اگرچہ رہی اور مقامی سطح پر محدود بلوے اور مذہبی فرقہ وارانہ لڑائی جھگڑے بھی ہوئے لیکن ایسا نہیں ہے کہ یہ لڑائی جھگڑے صرف اہل تشیع اور اہل سنت کے درمیان ہوئے بلکہ ایک ہی امام ابوحنیفہؒ کے مقلدین یعنی دیوبندی اور بریلویوں کے درمیان بھی ہوئے۔ جبکہ مسلکی اختلاف کی بنیاد پر دو مسلمان ممالک کی باقاعدہ جنگ اسلامی تاریخ میں بہت کم دیکھنے میں آئی ہے۔ ماضی قریب کی ایران عراق جنگ بھی خالصتاً جغرافیائی تنازع پر ہوئی تھی۔

امریکہ افغانستان اور عراق پر ظالمانہ اور جابرانہ قبضہ جمانے کے بعد مسلسل اس کوشش میں تھا کہ امت مسلمہ کو اہل تشیع اور اہل سنت میں تقسیم کر کے ان میں کوئی بڑا تصادم کروادیا جائے۔ دونوں کا نقصان اور ہلاکت اس کے فائدہ میں ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے امریکہ نے سعودی عرب سے دوستی اور ایران سے دشمنی کا ڈھونگ رچایا۔ گزشتہ پانچ چھ دہائیوں کا واقعاتی جائزہ لیتے ہوئے ہم حلفیہ کہہ سکتے ہیں کہ نہ وہ سعودی عرب کا حقیقی دوست تھا اور نہ وہ ایران کا حقیقی دشمن تھا۔ کہیں دوستی کا روپ دھار کر اور کہیں دشمنی کا ڈھونگ رچا کر اور اصل میں امت مسلمہ کی نادانیوں اور کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر آج اس نے سعودی عرب اور ایران کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ امریکہ امت مسلمہ کے ان دو دھڑوں کو لڑانے میں اتنا آگے جاچکا ہے کہ اس نے ایران کے جوہری قوت بننے کے مسئلہ پر اسرائیل سے بھی محبت آمیز اور پیار بھرا جھگڑا مول لے لیا ہے۔ اگرچہ امریکہ کسی صورت ایران کو ایٹمی قوت نہیں بننے دے گا اور اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے ایران بھی اپنے سابقہ سخت موقف سے دستبردار ہوچکا ہے۔ لیکن جو بات امریکہ اپنے محبوب اسرائیل کو سمجھانا چاہتا ہے، وہ یہ ہے کہ ایران کو اس حوالہ سے اتنا نہ دبایا جائے کہ وہ اہل سنت دنیا کے خلاف کمزور پڑ جائے اور دونوں کو لڑانے کی اُس کی کوشش کامیاب نہ ہوسکے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ عالم اسلام میں جگہ جگہ فرقہ وارانہ جنگ بھڑکانا چاہتا

ہے۔ یہی کچھ عراق میں کیا گیا اور یہی کچھ پاکستان میں کیا جا رہا ہے۔

یمن سعودی عرب کا پڑوسی ہے، دونوں ممالک میں 1800 کلو میٹر کا مشترکہ بارڈر ہے۔ مشرق، جنوب اور جنوب مشرق تین اطراف سے یہ بارڈر باہم ملتا ہے اور سعودی عرب کا صوبہ قطیف جس میں اہل تشیع کی زیادہ آبادی ہے وہ اسی بارڈر پر واقع ہے۔ اہل تشیع کُل آبادی کا 36 فیصد ہیں جو حوثی کہلاتے ہیں۔ وہ ایک طویل عرصہ سے یمن میں حکومت کرتے چلے آ رہے تھے اور 1962ء تک یہی فرقہ یمن کا حکمران تھا۔ اُس کے بعد حکومت اہل سنت کے ہاتھ آئی۔ یہ حوثی آج کل اپنے اِن حکمرانوں کے خلاف بغاوت کیے ہوئے ہیں اور ایران کے ایما پر سعودی خاندان کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ سعودی عرب امریکہ کا پرانا حلیف گردانا جاتا ہے، لیکن امریکہ بذریعہ ایران سعودی عرب کے بغل میں یمن کے حوثیوں کو اہل سنت کے خلاف بغاوت میں مدد دے رہا ہے۔ یمن کے حکمران باغیوں کے ہاتھوں بے بس ہو کر فرار کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ یمن کا صدر منصور الہادی آج کل سعودی عرب میں پناہ گزین کی حیثیت سے زندگی گزار رہا ہے۔ لہٰذا یمن میں ایک ایسی حکومت قائم ہونے جا رہی ہے جو ہمسایہ عرب ریاست خصوصاً سعودی حکمران خاندان کی بدترین دشمن ہے۔ سعودی عرب کے نئے بادشاہ سلمان بن عبدالعزیز نے اپنی ریاست بلکہ صحیح تر الفاظ میں اپنی حکومت کے لیے خطرہ محسوس کیا تو پاکستان کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف جو سعودی خاندان کے ذاتی دوست بھی ہیں، جنہیں سعودی حکمرانوں نے جلاوطنی کے دور میں اپنے ملک میں بڑی عزت و احترام کے ساتھ پناہ دی تھی، انہیں سعودی عرب کے دورہ کی ہنگامی دعوت دی۔ وہاں ان کا فقید المثال استقبال کیا گیا اور معتبر ترین ذرائع کے مطابق اپنی ریاست اور حکومت کی سکیورٹی کے لیے پاکستانی فوج کے تعاون کا مطالبہ کیا۔ ابھی یہ غیر مصدقہ اطلاعات آ رہی تھیں کہ وزیراعظم نواز شریف نے واپسی پر پاکستان کے مقتدر حلقوں سے مشورہ کے بعد سعودی عرب سے اس حوالہ سے معذرت کر لی ہے۔ بعد ازاں سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں نے (جن میں مصر، قطر، سوڈان اور کویت وغیرہ شامل ہیں) یمن میں حوثی باغیوں کے اڈوں پر فضائی حملہ کیا۔ سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ مقرن اور وزیر خارجہ سعود الفیصل نے وزیراعظم نواز شریف سے رابطہ کر کے تعاون کی دوبارہ درخواست کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں مکہ مکرمہ سے کعبۃ اللہ کی وجہ سے اور پہلی اسلامی ریاست مدینہ منورہ سے نبی اکرم ﷺ کی خصوصی نسبت اور آپؐ کی آخری آرام گاہ ہونے کے ناتے، جو عظمت اور ان دو شہروں سے محبت کا جو جذبہ ہے، وہ کبھی اس عرب ریاست کی بے حرمتی یا دشمن کی کسی نوع کی یلغار کو کسی صورت قبول نہیں کر سکتے۔ سعودی حکام کی طرف سے مدد کی اس درخواست کا جائزہ لینے کے لیے پاکستان میں اعلیٰ ترین سطح کا ایک اجلاس ہوا جس میں سیاسی اور عسکری قیادت سر جوڑ کر بیٹھی اور اس درخواست پر غور کیا گیا۔ اس اجلاس میں کیا فیصلے ہوئے، ظاہر ہے انہیں پبلک تو نہیں کیا گیا، البتہ سرکاری ترجمان نے یہ وضاحت کی ہے کہ سعودی عرب کی سلامتی کو خطرات لاحق ہوئے تو پاکستان خاموش نہیں بیٹھے گا۔ ہماری رائے میں ہمیں اس حوالہ سے احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ جہاں عرب کی سرزمین اور اس کی سرحدوں کا معاملہ ہے، ہمیں اس حوالہ سے بڑا حساس اور چوکنا ہونا ہوگا اور اگر کوئی بدنیتی سے مقدس مقامات کی طرف بڑھنے کی جرأت کرے تو تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر ہرچہ بادا باد کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ہمیں میدان میں کودنا ہوگا۔ البتہ اگر مسئلہ صرف سعودی خاندان کی حکومت کو بچانے کا ہے تو ہمیں وہاں اقتدار کی کشمکش سے بالکل جدا رہنا ہوگا۔ ہمارے لیے سعودی خاندان یا ان کی حکومت مقدس کیا، اہم بھی نہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ کسے حقِ حکمرانی دیتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وزارتِ خارجہ نے جس محتاط انداز میں بیان دیا ہے، وہ مناسب ہے۔ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ہمیں عرب ریاست سے دلچسپی اور قلبی تعلق ہے۔ حکومت سعودی خاندان کی ہوتی ہے یا ان کی طرح کا کوئی اور صحیح العقیدہ مسلمان اس ریاست میں حکمرانی کرتا ہے، ہمیں غرض نہیں ہونی چاہیے۔

پاکستان کے لیے یہ مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ ظاہری طور پر پاکستان کے ایران کے ساتھ تعلقات بھی بہت اچھے ہیں۔ اگر پاکستان سعودی عرب کی out of the way حمایت کرتا ہے تو ایران بھی ناراض ہوگا۔ شام پہلے ہی اس حوالہ سے ہمارے ساتھ اظہار ناراضگی کر چکا ہے۔ چین اور روس بھی کچھ حدود میں رہتے ہوئے ایران اور شام کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں جبکہ ترکی سعودی عرب کا ساتھ دیتا نظر آتا ہے۔ پھر یہ کہ پاکستان میں اہل تشیع کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو ایران اور شام کے لیے اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ سو پاکستان کے لیے کشتیاں جلا کر کسی ایک فریق کا ساتھ دینا ممکن نہیں، کیونکہ پاکستان اندرونی طور پر بھی مستحکم نہیں۔ ہمیں داخلی سطح پر کوئی نیا مسئلہ نہیں کھڑا کرنا چاہیے۔ ایک طرف شمال مغرب میں فوجی آپریشن ہو رہا ہے تو دوسری طرف کراچی میں ایم کیو ایم کو رینجرز نے للکارا ہے۔ کراچی کا آپریشن اگر کسی بھی وجہ سے ادھورا چھوڑا گیا تو کراچی کو آئندہ سنبھالنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ سعودی عرب کی اس انداز میں مدد کرنا چاہیے جس سے وہ ریاست مستحکم ہو، نہ کہ وہ خاندان جس کی اس وقت حکومت ہے۔ علاوہ ازیں ہمیں عالم اسلام کی سطح پر یہ کوشش کرنی چاہیے کہ امریکہ جو کھیل امت مسلمہ کے ساتھ کھیل رہا ہے، مسلمان اس کی عیاری اور دشمنی کو سمجھیں۔ وہ مسلمانوں میں سے کسی کا دوست نہیں۔ مسلمان متحد ہو کر اُس کے ناپاک عزائم کو ناکام بنائیں۔ پاکستان کو سعودی عرب کی صورتِ حال سے عبرت حاصل کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ امریکہ اپنے دوستوں سے خصوصاً مسلم ممالک سے دوستی کے پردے میں کیا کچھ کرتا ہے۔ امریکہ کا دوستوں سے یہ رویہ دیکھ کر غالب کا یہ مصرعہ نوکِ قلم آتا ہے ؏ ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو؟ اللہ ہم مسلمانوں کو ہدایت دے اور کفار پر فتح مبین دے۔ آمین یا رب العالمین!

☆☆☆☆☆

ایمان کے عملی تقاضے:
تقویٰ، سمع وطاعت اور انفاق فی سبیل اللہ

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 20 مارچ 2015ء کے خطابات جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

حضرات! سورۃ التغابن کی آخری تین آیات ہمارے زیر مطالعہ ہیں۔ ان آیات میں ایمان کے عملی تقاضوں کو بالفعل ادا کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ یعنی اگر آپ نے ایمان کی حقیقت اور تقاضوں کو سمجھ لیا ہے اور آپ کی فکر اور رویے میں بنیادی تبدیلی بھی واقع ہو گئی ہے تو اب اس رخ پر پیش قدمی کے لیے زیر مطالعہ آیات میں تین احکامات دیے گئے: (1) تقویٰ (2) سمع و اطاعت اور (3) انفاق فی سبیل اللہ اور اللہ کو قرضِ حسنہ دینا۔ ان احکامات کا مقصد یہ ہے کہ ان پر عمل پیرا ہونے سے ہمارا ایمان مضبوط ہوگا اور پھر ہم اُخروی امتحان میں بھی کامیاب قرار پائیں گے۔

پہلا حکم یہ دیا گیا: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:16) ''پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جتنا بھی تمہاری حدِ استطاعت میں ہے'' —— جب تقویٰ کا ذکر آتا ہے تو میں سمجھانے کے لیے کہا کرتا ہوں کہ تقویٰ کا تقاضا صرف علماء، رجال دین اور مولویوں سے نہیں ہے' بلکہ اس کا تقاضا ہر مسلمان سے ہے۔ جبکہ عام طور پر ہم سمجھ لیتے ہیں کہ جو لوگ دین کے میدان میں برسرِ پیکار ہیں' صرف ان کا متقی ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم بھی کرپٹ ہیں اور ہمارے مولوی بھی کرپٹ ہیں تو ہمیں مولویوں کے حال پر تو بڑا افسوس ہوتا ہے، لیکن اپنی کرپشن اور کرپٹ ہونے پر ہمیں ذرّہ برابر بھی افسوس نہیں ہوتا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ کا تقاضا ہر مسلمان سے ہے اور صرف مولویوں کو نہیں بلکہ تمام لوگوں کو متقی ہونا چاہیے۔

پھر یہ کہ انسان کے اندر روحِ تقویٰ بھی ہونا چاہیے اور عملِ تقویٰ بھی۔ تقویٰ کی روح یہ ہے کہ ہمیں آخرت یاد رہے اور احساس رہے کہ ایک دن اللہ کے حضور حاضر ہو کر ہمیں اپنے اعمال و افعال کا حساب دینا ہے۔ یہ تقویٰ کا وہ حصہ ہے جس کا تعلق فکر سے ہے' جبکہ عمل میں اس کا ظہور ایسے ہوگا کہ ہم ہر حرام کام، ہر گناہ اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے بچیں۔

جیسے ہر شعبۂ علم کی اپنی اصطلاحات ہوتی ہیں' اسی طرح قرآن نے بھی اپنی اصطلاحات وضع کی ہیں' مثلاً ایمان، مقام احسان، تقویٰ وغیرہ۔ تقویٰ کا لفظی مفہوم تو ہے ڈرنا اور بچنا: ﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (131)﴾ (آل عمران) ''پس بچو اس آگ سے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے''۔ لیکن تقویٰ ایک

مرتب: حافظ محمد زاہد

اصطلاح ہے اور اس میں گویا پورا دین موجود ہے۔ ہمیں بڑا فخر ہے کہ ہمارا دین زندگی کے ہر ہر گوشے مثلاً معاشرت، سیاست، معیشت، اخلاق و کردار وغیرہ کے متعلق تفصیلی راہنمائی دیتا ہے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کا نام تقویٰ ہے۔ اسی لیے حکم دیا گیا کہ اپنی استطاعت کے بقدر اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یعنی اپنی پوری زندگی اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے مطابق گزارو۔

زیر مطالعہ آیات میں دوسرا حکم یہ دیا گیا: ﴿وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا﴾ ''اور سنو اور اطاعت کرو'' —— دین کی بنیادی ضروری باتوں کے بارے میں جاننا ہر شخص کی ضرورت ہے، لیکن ہم ہیں کہ نہ سننے کے لیے تیار ہیں اور نہ پڑھنے کے لیے۔ یہ کام بھی ہم نے ایک خاص طبقے کے حوالے کیا ہوا ہے۔ حالانکہ یہاں ﴿وَاسْمَعُوْا﴾ کا تقاضا تمام مسلمانوں سے ہے' اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ)) (سنن ابن ماجہ) ''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔''

اس دوسرے حکم یعنی سمع و طاعت کا تعلق اصلاً ایمان باللہ سے ہے' لیکن عملاً اس کا تعلق ایمان بالرسالت سے ہے' اس لیے کہ اگرچہ مطاعِ حقیقی تو اللہ ہی ہے' مگر اللہ کا نمائندہ اور اس کے اِذن سے بالفعل ''مطاع'' بن کر رسول آتا ہے۔ جیسے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا گیا: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج﴾ (آیت 80) ''جس نے رسولؐ کی اطاعت کی درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی''۔ چنانچہ قرآن مجید بھی بار بار اطاعتِ رسولؐ کا حکم دیتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں اس وقت بھی کچھ لوگوں پر رسول ﷺ کی اطاعت بہت شاق گزر رہی تھی اور آج بھی کچھ لوگ سنت کے مقام کو گھٹانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو ''اہل قرآن'' کہلواتے ہیں' حقیقت میں یہ ''منکرین حدیث'' ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ صرف قرآن پر عمل کرنا ضروری ہے اور حدیث ہمارے لیے قابل اتباع نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دین تو قرآن و حدیث کے مجموعے کا نام ہے۔ اس حوالے سے میں نماز کی مثال دینا چاہتا ہوں۔ نماز کا حکم قرآن مجید میں بہت دفعہ آیا ہے' لیکن کہیں تعین کے ساتھ یہ نہیں بتایا گیا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ پھر قرآن میں نہ نماز کی ترتیب کا ذکر ہے اور نہ

ہر نماز کی رکعات کو بیان کیا گیا ہے۔ نماز کے بارے میں تمام تر تفصیلات اور نماز کا پورا نظام ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے ملا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا: ''نماز ایسے پڑھو جیسے کہ تم مجھے نماز پڑھتا دیکھتے ہو''۔ آج پوری امت فقہی اختلافات کے باوجود تعدادِ نماز، مفہوم نماز اور رکعات نماز پر متفق ہے، البتہ مٹھی بھر لوگ، جو حضور ﷺ کی سنت اور حدیث کو وہ مقام نہیں دیتے ہیں، ان کا نماز کے مفہوم اور تعداد پر ہی اتفاق نہیں ہے۔ ان کے ہاں سات قسم کے مختلف سکولز آف تھاٹ بن چکے ہیں اور ہر ایک کا تصورِ نماز الگ ہے۔

ان ''منکرین حدیث'' کا نظریہ یہ ہے کہ ہمیں جو قرآن سے سمجھ میں آیا اس کو مانیں گے، باقی کو نہیں مانیں گے۔ حالانکہ قرآن نے کہہ دیا ہے کہ زندگی کے تمام معاملات اور گوشوں میں رسول اللہ ﷺ کی ذات تمہارے لیے ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:21) ''(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے''۔ پھر قرآن نے یہ بھی فرمادیا: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ (الحشر:7) ''اور جو کچھ رسولؐ تم لوگوں کو دے دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ''۔ سورۃ النجم میں تو یہاں تک فرمادیا کہ رسول اللہ ﷺ صرف وہی کچھ بولتے ہیں جو انہیں وحی کی جاتی ہے۔ ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴﴾ (النجم) ''اور وہ (ہمارے رسولؐ) اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے۔ یہ تو ایک وحی ہے جو (ان پر نازل) کی جارہی ہے''۔ چنانچہ قرآن وحی متلو ہے اور حدیث وحی غیر متلو ہے —— یہ ہے اطاعت رسولؐ اور اس کی اہمیت کی ایک جھلک۔

اطاعت رسولؐ کی اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ یاد رکھیے کہ احادیث اور سنت کو نہ ماننا آج کے دور کا سب سے بڑا فتنہ ہے اور اس نظریے کے حامل لوگ گمراہی کے بدترین گڑھے تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ اگر ہم نے طے کرلیا کہ ہم احادیث کو نہیں مانیں گے تو گویا ہم نے دین کے حصے بخرے کر لیے اور اللہ عزوجل نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے: ﴿مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ﴾ (الروم:32) ''(نہ ہوجانا) ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ مختلف گروہ بن گئے''۔ ایسی جزوی اطاعت اللہ کو کسی صورت قبول نہیں ہے۔ سورۃ البقرۃ میں دین کی جزوی اطاعت کرنے والوں کا انجام تفصیل سے بتا دیا گیا ہے: ﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (85)﴾ ''کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کو نہیں مانتے؟ تو نہیں ہے کوئی سزا اس کی جو تم میں سے یہ حرکت کرے سوائے دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی کے۔ اور قیامت کے روز وہ لوٹا دیے جائیں گے شدید ترین عذاب کی طرف۔ اور اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔''

یہاں یہود کی بات ہو رہی ہے، لیکن اس میں ہم بھی شامل ہیں۔ اس لیے کہ ہمارا طرز عمل بھی یہی ہے کہ ہم بھی دین کے کچھ حصوں کو مانتے ہیں اور کچھ کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ہمارے بس کی بات نہیں جیسے معیشت کو سود اور حرام سے پاک کرنا یا ہم کہہ دیتے ہیں کہ آج کے

پریس ریلیز 27 مارچ 2015ء

حرمین شریفین کا تحفظ مسلمانوں کا اوّلین فرض ہے

پاکستان کو حرمین شریفین کے تقدس کو بحال رکھنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیے

امریکہ مسلمانوں کو باہم لڑا کر اپنے مذموم عزائم کی تکمیل چاہتا ہے

حافظ عاکف سعید

حرمین شریفین کا تحفظ مسلمانوں کا اوّلین فرض ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطبہ جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ یمن کے حالات میں انتہائی بگاڑ پیدا ہو چکی ہے۔ وہاں صورت حال اس قدر پیچیدہ ہے کہ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ کون کس سے جنگ کر رہا ہے۔ صدر منصور الہادی فرار ہو کر سعودی عرب پہنچ گئے ہیں جس سے سعودی عرب پر بھی جنگ کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ سعودی عرب نے پاکستان سے تعاون طلب کیا ہے۔ پاکستان کو حرمین شریفین کے تقدس کو بحال رکھنے کے لیے تو کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیے البتہ ہمارا اس خطہ میں کسی حکومت کے آنے یا جانے سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ سعودی شاہی خاندان کی حکومت کی حفاظت پاکستان کا فرض نہیں ہے۔ پاکستان کے حالات یہ اجازت نہیں دیتے کہ وہ کسی ملک میں اپنی فوج صرف اس لئے بھیجے کہ وقت کی حکومت کو بچایا جا سکے۔ اُنہوں نے کہا کہ درحقیقت سارے کھیل میں سعودی عرب کے خلاف امریکہ پس پردہ رول ادا کر رہا ہے۔ پاکستان کو بھی اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ اور امریکہ کی دوستی پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ اور ہر وقت اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کو مدنظر رکھنا چاہیے امریکہ مسلمانوں کو باہم لڑا کر اپنے مذموم عزائم کی تکمیل چاہتا ہے ایران اور سعودی عرب دونوں کو ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے اصل دشمن کو پہچاننا چاہیے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی)

دور میں دین کے اس حکم پر عمل کرنا اب ممکن نہیں رہا۔ جیسے گھر میں شرعی پردے کا نفاذ اور عصمت و عفت کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنا۔ بہر حال جو بھی دین کی جزوی اطاعت کرے گا تو اس کے لیے دنیا میں ذلت ورسوائی اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

زیر مطالعہ آیات میں تیسرا حکم یہ دیا گیا: ﴿وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (16)﴾ (التغابن) ”اور خرچ کرو (اللہ کی راہ میں) یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور جو کوئی اپنے جی کے لالچ سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے“۔ ہم نے اسی سورۃ کی آیت 15 میں پڑھا کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے ذریعۂ امتحان وآزمائش ہیں۔ اس لیے کہ انسان کے دل میں مال اور اولاد کی شدید محبت موجود ہے۔ اس محبت کے ہوتے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا آسان کام نہیں ہے۔ بہر حال یہاں فرمادیا کہ اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ سورۃ المنافقون میں بھی یہ مضمون آیا تھا: ﴿وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩﴾ ”اور خرچ کرو اس میں سے جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس سے پہلے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے۔ پھر وہ اُس وقت کہے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے ایک وقت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا!“ یعنی نفاق کے مرض سے بچنا چاہتے ہو تو زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرو اور جب مال خرچ کرو گے تو دنیا سے محبت کم ہو گی۔ اس کی طرف آنحضور ﷺ نے بڑے خوبصورت انداز میں توجہ دلائی ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وَادٍ آخَرُ وَلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)) (مسند احمد)

”اگر ابن آدم کے پاس سونے سے بھری ہوئی دو وادیاں بھی ہوتیں تو وہ تیسری کی تمنا کرتا اور ابن آدم کا منہ صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور جو توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔“

آج کی دنیا میں بھی یہی پڑھایا جاتا ہے کہ اگر آپ آگے سے آگے نہیں بڑھ رہے ہیں تو آپ گھاٹے میں ہیں۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جب انسان مرجاتا ہے اور اسے تدفین کے لیے لے جایا جارہا ہوتا ہے تو فرشتے آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنے اصل گھر (آخرت) گھر کے لیے بھی کوئی اکٹھا کیا یا یہ دنیا سے محروم ہی جارہا ہے؛ جبکہ جنازے میں شریک اس کے رشتہ دار وغیرہ ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوتے ہیں کہ اس نے کیا کچھ چھوڑا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْعَبْدُ مَالِي وَمَالِي وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلَاثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاَقْنٰى مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ))

(مسند احمد)

”انسان کہتا پھرتا ہے میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال تو صرف یہ تین چیزیں ہیں جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا، یا راہ خدا میں دے کر کسی کو خوش کر دیا۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب لوگوں کے لئے رہ جائے گا۔“

یہ حقیقت ہے کہ تمہارا مال صرف وہی ہے جو تم نے اللہ کی راہ میں دے دیا۔ وہ اللہ کے بنک میں جمع ہو گیا اور اللہ اس میں مسلسل اضافہ کرتا رہے گا اور وہ اس حد تک پہنچ جائے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ پھر وہی مال آگے کی زندگی میں تمہارے کام آئے گا۔ اگلی آیت میں اسی بارے میں فرمایا: ﴿اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ﴾ (التغابن:17) ”اگر تم اللہ کو قرضِ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لیے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا“ ـــــ اللہ کے لیے دینے کی کئی مدات ہیں: غرباء ہیں، فقراء ہیں، مساکین ہیں، اسی طرح خدمت خلق کے کام ہیں؛ لیکن ٹاپ پر یہ ہے کہ اللہ کے دین کے غلبے، اقامت دین اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے خرچ کرنا۔ رب کی دھرتی پر خالص رب کا نظام قائم کرنے کے لیے خرچ کرنا انفاق فی سبیل اللہ ہے اور اللہ اسے اپنے ذمے قرض سے تعبیر کرتا ہے اور پھر اس کے بدلے جو وہ repay کرے گا وہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔

آیت کے آخر میں فرمایا: ﴿وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ (17)﴾ (التغابن) ”اور اللہ شکور (یعنی قدردان) بھی ہے اور حلیم (یعنی بردبار) بھی“۔ یہ مال اور یہ صلاحیتیں اسی کی دی ہوئی ہیں اور تم اسی کی دی ہوئی چیزوں کو واپس اسی کو دے رہے ہو لیکن اللہ تعالیٰ ایسا قدردان ہے کہ اسے اپنے ذمے قرض سمجھ رہا ہے، یہ ہے شکور۔ وہ جو کسی نے کہا کہ

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا!

اور حلیم اس معنوں میں ہے کہ بار بار ترغیب دلانے کے باوجود بھی اگر کوئی شخص خرچ نہیں کرتا یا کسی غلط ٹریک پر چل پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مہلت دیتا ہے۔ ابوجہل، ابولہب اور جارج بش کو بھی موقع دیا، اسی طرح اوباما، پرویز مشرف اور الطاف حسین کو بھی موقع دیا ہوا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو بھی موقع ملا ہوا ہے، لیکن پھر ایک پکڑ آتی ہے اور اس کی پکڑ سے کوئی نکل نہیں سکتا۔

سورۃ کی آخری آیت میں فرمایا: ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (18)﴾ ”جاننے والا ہے چھپے اور کھلے سب کا، وہ بہت زبردست ہے، کمال حکمت والا ہے“۔ اس میں ایک جانب تقویٰ، اطاعت اور انفاق پر کاربند رہنے والے اہل ایمان کے لیے بشارت اور یقین دہانی مضمر ہے کہ وہ مطمئن رہیں کہ ان کی کوئی نیکی ضائع جانے والی نہیں ہے۔ کوئی یہ نہ سوچے کہ میں نے دوسروں سے چھپا کر خالص اللہ کے لیے خرچ کیا ہے مگر پتا نہیں اللہ کو اس کی خبر بھی ہے کہ نہیں۔ انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ وہ سب جانتا ہے حتیٰ کہ وہ دل کی نیتوں اور سینوں میں پلتے ہوئے عزائم اور اُمنگوں سے بھی باخبر ہے۔ دوسری طرف اس آیت میں اعراض وانکار کی روش اختیار کرنے والوں کے لیے تہدید وتنبیہ بھی ہے کہ تمہاری کوئی حرکت اللہ سے پوشیدہ نہیں اور وہ تمہیں کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے کامل غلبہ واقتدار کا مالک ہے۔

سورۃ التغابن مکمل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ ہم نے سنا اور پڑھا اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

دین تو قرآن وحدیث کے مجموعے کا نام ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا انکار کرنے والے گمراہی کے بدترین گڑھے تک پہنچے ہوئے ہیں۔ بالآخر ان کے لیے دنیا میں ذلت ورسوائی اور آخرت میں دردناک عذاب ہے!

......آدمی کی موت مارا جائے گا

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ہفتۂ رفتہ کے واقعات میں قوم کی نفسیات اور سیاست دانوں، مقتدر قوتوں کا پورا ایکسرے سامنے آ گیا ہے۔ کوئی صاحب نظر ان واقعات کی روشنی میں مجموعی اخلاقی گراوٹ، تہی دامنی اور پریشان نظری کا مداوا تو سوچے۔ یوحنا آباد کے افسوس ناک دھماکوں کا ردعمل بلاسبب نہیں۔ ایک تسلسل سے برین واشنگ کے ذریعے بڑی محنت کر کے قوم کا ایک مائنڈ سیٹ بنا دیا گیا ہے۔ میڈیا، حکومت، ٹاک شوز، خرید کردہ کالم نگار سب نے مل کر یہ نفسیاتی فضا بنائی ہے۔ داڑھی، اسلام اور دھماکہ ہم معنی الفاظ ہیں۔ ہر دھماکے کے ساتھ کچھ باتیں طے شدہ سکرپٹ کا حصہ ہیں۔ دھماکہ خودکش تھا۔ حملہ آور کا سر مل گیا ہے۔ فلاں تنظیم سے فوری ذمہ داری قبول کروانے کی پٹی چل جاتی ہے۔ پولیس پہلا کام یہ کرتی ہے کہ گرد و نواح میں جو شامت کا مارا راہ گزر داڑھی والا نظر آ جائے فوراً مارا، پیٹا، اٹھایا، پولیس وین میں ڈالا۔ پھر یہ بھی کہ پولیس مقابلے میں مار ڈالو یا جیسے بھی...... مرنے والا دہشت گرد ہوتا ہے۔ داڑھی دہشت گردی کا سرٹیفکیٹ ہوتی ہے اور خون حلال! قصور کا نعیم حافظ قرآن تھا۔ پانچ وقت کا نمازی تھا۔ بابر نعمان اور نعیم دونوں کی داڑھی تھی لہٰذا شرائط پر پورا اترتے اور کوالیفائی کرتے تھے۔ دہشت گرد قرار دے کر مار دیئے جانے پر۔ سوچیے، اگر تشدد کے بعد پٹرول چھڑک کر آگ وہاں کسی مسیحی کو لگائی ہوتی تو دنیا بھر میں کیا قیامت اٹھتی؟ سول سوسائٹی ساری موم بتیاں جلا ڈالتی۔ کیا اس برین واشنگ اور دو بے گناہوں کی ہولناک موت کی ذمہ داری ہر اس فرد پر بھی عائد نہیں ہوتی جس نے قاریوں، حافظوں کا خون حلال کر دیا؟ اگلے دن خاتون ڈرائیور کی گاڑی پر حملہ آور ہی مزید اموات کے بھی ذمہ دار ہیں۔ مظاہرین کی وحشت سے گھبرا کر وہ عزت اور جان کے خوف سے لوگوں سے گاڑی ٹکرا بیٹھی۔

قوم کا اجتماعی ضمیر فوت ہو چکا۔ اس کی قبر بنایئے۔ فاتحہ پڑھیے۔ ساری موم بتیاں پھونک ڈالیے۔ عدل وانصاف کی دھجیاں بکھرتی رہیں، ضمیر نے آہ نہ بھری۔ ملک لوٹ کر کھا گئے، امریکہ کے ہاتھ بیچ ڈالا، کرپشن کی حدیں ٹوٹ گئیں۔ قومی مفاہمتی آرڈیننس ضمیر کا یوم وفات تھا، جب ساری کرپشن معافی سے دُھل گئی۔ قوم نے کرپٹ افراد کی حکمرانی پر مفاہمت کر لی۔ ایم کیو ایم پر آج رونے، انکشافات کرنے میں نئی بات کون سی ہے؟ جانتے بوجھتے قتل وغارت گری کے مقدموں کو این آر او سے دھو دھلا کر عروس البلاد کراچی کی حکمرانی کی کنجیاں سب کے سامنے ایم کیو ایم کو تھمائی گئیں۔ اب یہ تجاہلِ عارفانہ کے سالہا سال بعد یکایک انکشاف کیسا؟ اجتماعی ضمیر کی فوتیدگی ہی کا المیہ تھا کہ اس ملک سے عافیہ اور اس کے بچے اٹھا کر کافر کو تھما دیئے۔ آمنہ جنجوعہ شوہر کی تلاش میں سالہا سال کی در بدری کے بعد، ہزاروں لاپتہ افراد کا مقدمہ پوری قوم کے سامنے لڑتی لڑتی ہار گئی۔ ضمیر نے سسکی تک نہ لی۔ ننھے بچے لاپتہ باپوں کے انتظار میں ٹک روتے روتے سو گئے۔ والدین قبروں میں اتر گئے۔ عدالتوں کے ہوتے ہوئے جبری گم شدگان کو میڈیا، اخبارات سے بھی لاپتہ کر دیا گیا۔ ایدھی صاحب سنبھال رکھے ہیں۔ سوان کی سماجی خدمات کی خبروں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ کراچی میں 90 ہزار نامعلوم بے نام ونشان افراد ایک قبرستان میں دفن کیے جا چکے ہیں۔ کوئی موم بتی ان کے حصے؟ بر مزار ما غریباں نے چراغ نے گلے! کہاں عمر فاروقؓ...... ایک بکری کے فرات کنارے مر جانے پر لرزاں...... اور کہاں شریعت سے بچتے بچاتے آج ہم اس حال میں۔

انصاف کا عالم دیکھیے۔ پروین رحمان کو کراچی میں مار دیا گیا تھا (2013ء) قاری بلال (طالبان!) کو قاتل ٹھہرا کر فوری پولیس مقابلے میں مار کر حساب چکا دیا۔ لیکن طُرفہ تماشا تو یہ ہے کہ اصل ملزم تو کراچی کا ٹارگٹ کلر اب پکڑا ہے۔ سو اب ٹارگٹ کلر گلزار احمد عرف پپو پولیس کی حراست میں ہے۔ احتیاطاً کسی نہ کسی قاری رمولوی کو فوری مار کر قضیہ چکانا بھی تو ضروری ہوتا ہے کیونکہ یہ جنگِ دہشت گردی ہے! عروسِ ہزار داماد جمہوریت کے رُخِ روشن سے کچھ پردے صولت مرزا نے (پھانسی کا پھندا قریب پا کر) الٹا دیئے ہیں۔ چند دن پہلے تک تو سینیٹ کے انتخابات میں جمہوریت کے دوام اور تقویت کے لیے ایم کیو ایم کے ووٹ درکار تھے۔ عوام کے خون میں لتھڑے ہوئے ووٹ! صولت مرزا کا طویل انٹرویو، نائن زیرو سے برآمد کردہ کلرز کی کہانیاں۔ دیگ کا ایک دانہ ملاحظہ ہو۔ عمیر...... 120 قتل کیے، 23 قاتلوں (کلرز لکھا، بولا جاتا ہے جو ذرا مہذب ہے!) کی ٹیم بنائی۔ بلدیہ فیکٹری میں آگ رحمان بھولا نے لگائی جس میں 250 بے گناہ جل گئے۔ 58 ملزمان مزید ہیں۔ جنوبی افریقہ و دیگر بیرونی ٹھکانے اس پر مستزاد ہیں۔ ریاست کے اندر بنائی گئی اس ریاست کو، کون نہیں جانتا تھا؟ کراچی کو بھتے کی پرچیاں اور خون میں نہلانے والے ٹارگٹ کلرز کی شناخت کس نے دی......؟

ان حالات کی ذمہ داری تمام سیاست دانوں، حکمرانوں، اصل مقتدر قوت اسٹیبلشمنٹ سب کی ہے۔ صولت مرزا کے ہوش ربا انکشافات پوری ذمہ داری کے ساتھ تحقیق طلب ہیں۔ اس پر کسی نئی بریکنگ نیوز کا ملبہ ڈال کر دبا دینے کی کوشش نہ کی جائے۔ عوام حقائق جاننے کا حق رکھتے ہیں۔ پھانسیاں تو کئی ہفتوں سے لگ رہی تھیں لیکن اب اچانک یورپی یونین اور اقوام متحدہ کو پتنگے کیوں لگ گئے؟ ٹارگٹ کلرز کی نئی فہرستیں جاری ہونے پر سزائے موت پر یکایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ بنگلہ دیش اور مصر میں پھانسی کی سزاؤں کا بازار گرم ہے۔ کبھی گوروں نے اُف تک نہ کی۔ مصر اب تک 2000 اخوانی شہید کر چکا ہے۔ 22 حامیوں کو تازہ ترین پھانسی کی سزا سنائی مگر کیا مجال کہ ایک سطری اعتراض بھی جاری ہوا ہو! کیا عالمی سیاست، انسانی حقوق کی رٹ، مسلم ممالک کی جمہوریت سمجھنے میں کسی ابہام کی گنجائش ہے؟ قبل از اسلام مکہ میں ایک مسافر کے ساتھ ظلم ہوا۔ مکہ کے سرداروں کے سامنے فریاد کناں ہوا تو قریش کے قبائل سر جوڑ کر بیٹھے۔ اس میں حلف الفضول کا وہ معروف عہد ہوا جس میں مظلوم کی مدد کرنے کا معاہدہ کیا گیا ہر عصبیت سے بالاتر ہو کر۔ حقیقی عدل وانصاف کی روح پر مبنی۔ آج 21 ویں صدی کی مسلمان مملکت میں مظلوموں کی داد رسی، شنوائی کا کوئی آسان مقام بھی ہے؟ وہاں حلف الفضول فضل نامی افراد کے اکٹھ سے باعث فضل وشرف تھا۔ یہاں فضولیات (اردو کے فضول کے معنی میں) کا دور دورہ ہے چہار

جانب۔ عوام کو رگیدنے کا حلف اٹھا رکھا ہے!

مصر میں مسیحی مسلمان کے جھگڑے کھڑے کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح چرچ جلائے۔ عراق کو شیعہ سنی فساد میں جھونکا۔ وہی فارمولے یہاں برتنے کی کوشش ہے۔ جذبات بھڑکا کر لاہور کو جس طرح مظاہروں کی آڑ میں لوٹ مار اور جنون میں جھونکا گیا وہ محلِ نظر ہے۔ جہاں چرچ پر حملے کی تحقیقات لازم ہیں وہاں دو بے گناہ نوجوانوں کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔ ورنہ پاکستان کا حال تو یہ ہوتا جا رہا ہے کہ:

ایک کتا کہہ رہا تھا اپنے ساتھی سے سلیم
بھاگ ورنہ آدمی کی موت مارا جائے گا

☆☆☆☆

ضرورت رشتہ

☆بیٹی، عمر 38 سال، مطلقہ کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 0334-9944385

☆ بیٹی، عمر 25 سال، تعلیم ایف اے، مطلقہ، رفیقہ تنظیم اسلامی کے لیے دینی رجحان کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 0336-0807319

☆لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 38 سال، تعلیم بی اے، قد 5 فٹ 6 انچ کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 042-35865063
0300-9497550

☆ برٹش نیشنل، عمر 45 سال، پہلی بیوی نفسیاتی مریض، عقدِ ثانی کے لیے دینی مزاج کی حامل باعمل لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0333-4228952

☆ سید فیملی کو اپنی کنواری بیٹی، عمر 30 سال، ایم اے انگلش، قد ساڑھے پانچ فٹ، امور خانہ داری کی ماہر کے لیے شریف النفس، برسرروزگار، تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0300-3192067

ضرورت ہے

لاہور میں واقع کمپنی کو ہونہار اور قابل بھروسا
Fresh DAE (Electrical /Electronics)
کی فوری ضرورت ہے۔ رہائش اور مناسب مراعات دی جائیں گی۔

برائے رابطہ: 0333-4482381

دین پر استقامت کی فضیلت

مولانا ذوالفقار احمد

''استقامت'' کا مطلب ہے ''کسی بات پر ڈٹ جانا، جم جانا، ٹھہر جانا''۔ اللہ رب العزت کو استقامت بہت زیادہ پسند ہے۔ استقامت تو یہ ہے کہ مسجد میں بیٹھ کر توبہ کی، پھر مسجد کے باہر قدم رکھا تو بھرے بازار میں شکلیں اور صورتیں نظر آ رہی ہوں مگر وہ ان کی طرف دھیان ہی نہ دے اور سوچے کہ میں نے اب سچی پکی توبہ کر لی ہے اس لیے میری آنکھ اب کسی نامحرم کی طرف نہیں اٹھے گی۔ اسی طرح ارادہ کر لیا کہ جھوٹ نہیں بولنا، اب ہر مصلحت کو ایک طرف رکھ دے اور جھوٹ نہ بولے۔ شیطان کہتا ہے کہ مصلحت ہے، جھوٹ بولو گے تو فائدہ ہو گا جبکہ رحمٰن کا وعدہ یہ ہے کہ سچ بولو گے تو فائدہ ہو گا۔

آج ایسی استقامت کی کمی ہے۔ ہم توبہ تو کرتے ہیں مگر وہ توبہ چند دن بھی ساتھ نہیں دیتی۔ بار بار توبہ ٹوٹتی رہتی ہے۔ یہ بھی ایک اچھی علامت ہے کہ بار بار توبہ تو کرتے ہیں۔ چنگاری اندر ہی اندر سلگ رہی ہوتی ہے، گناہ میں سکون نہیں ملتا، ضمیر ملامت کر رہا ہوتا ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں برا کر رہا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی شاخ ہری ہے جس طرح زمین میں لگا ہوا پودا ہرا ہو تو امید ہوتی ہے، اس پر کسی وقت بھی کونپل پھوٹ سکتی ہے۔ استقامت کی زندگی گزارنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد اترتی ہے۔ یاد رکھیں کہ جس آدمی میں استقامت نہیں ہوتی وہ اللہ کی نظر میں مردود ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کو استقامت کا حکم

کئی لوگ تو اس بات کے مصداق ہوتے ہیں۔ ع
چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی۔ وہ بیچارے رسم و رواج کے مطابق چل رہے ہوتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ میرے بندے استقامت کی زندگی گزاریں۔ شریعت ہمیں اسی چیز کا حکم دیتی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا﴾
(حٰم سجدہ:30)

''وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر وہ اس بات پر جم گئے۔''

نہ صرف یہی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو فرماتے ہیں:

﴿فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ وَمَنۡ تَابَ مَعَکَ﴾
(ھود:112)

''آپؐ اس بات پر ڈٹ جایئے جس کا آپ کو حکم دیا، اور جو آپؐ کے ساتھ ایمان لانے والے ہیں وہ بھی ڈٹ جائیں۔''

قرآن اور عزت

جو بندہ استقامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل پیرا ہونے کے لیے ڈٹ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی فرماتے ہیں۔ قرآن حکیم ہماری عزتوں اور غلبے کے لیے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ لہٰذا جو فرد قرآن مجید پر عمل کرے گا وہ عزتیں پائے گا اور جو جماعت اس پر عمل کرے گی وہ عزتیں پائے گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسباب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس اسباب میں سے بہت ہی معمولی چیزیں ہوتی تھیں مگر کتنی عجیب بات ہے کہ وہ دشمن کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار کھڑے ہوتے تھے۔ پورے لشکر کے پاس دو تلواریں تھیں، کچھ ایسے بھی تھے جن کے ہاتھوں میں درختوں کی ٹہنیاں تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ بدر کے میدان میں جب ہم نے کفار کے نوجوانوں کو دیکھا کہ وہ لوہے میں ڈوبے ہوئے ہیں تو یوں محسوس ہوا کہ ہمیں تو موت کے منہ میں دھکیلا جا رہا ہے۔

﴿کَاَنَّمَا یُسَاقُوۡنَ اِلَی الۡمَوۡتِ وَہُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ۝﴾
(الانفال:6) ''گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔'' لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوصلے پست نہ کئے بلکہ استقامت کے ساتھ لڑنے کی توفیق عطا فرمائی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آزمائش

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت زیادہ آزمایا۔ علماء نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آزمائش پہلی امتوں کی آزمائشوں سے بہت زیادہ تھی۔ اسی لیے ان کو انعام

بھی پہلی امتوں کی نسبت زیادہ ملا۔ عام دستور بھی یہی ہے کہ جب پیپر سخت ہوتا ہے تو پھر انعام بھی بڑا ہوتا ہے۔

پہلی امتوں پر جو آزمائشیں آئیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کو اتنا آزمایا گیا کہ ﴿مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ﴾ (البقرہ:214) ''ان پر تنگ دستی اور پریشانی اتنی آئی اور اتنا جھنجھوڑا گیا کہ اللہ کے رسول اور ان کے ساتھ جو ایمان لانے والے تھے وہ سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔'' تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ جان لو کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔ یعنی ان کو اتنا آزمایا گیا کہ ان کے لیے زُلْزِلُوْا کا لفظ استعمال کیا گیا۔

ایک آزمائش صحابہ کرام ؓ پر بھی آئی۔ اس آزمائش کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا﴾ (الاحزاب:11) ''وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔'' اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام ؓ کی آزمائش پہلی امتوں کی آزمائش کی نسبت زیادہ تھی، کیونکہ ان کے لیے ایک لفظ زلزلوا استعمال کیا گیا مگر صحابہ کرام ؓ کے لیے تین الفاظ استعمال کیے گئے۔

گرتے وقت تھامنے والی ذات

استقامت کے ساتھ شریعت مطہرہ پر عمل کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کیسے مدد فرماتے ہیں؟ اسے ایک مثال سے سمجھیے۔ ایک چھوٹے سے بچے کو والد کھڑا کر کے کہتا ہے کہ بیٹے! میرے پاس آئیے۔ والد کو پتہ ہے کہ یہ کمزور ہے اور کم عمر ہے۔ اسے یہ بھی پتہ ہوتا ہے کہ یہ گر جائے گا۔ لہٰذا والد تیار ہوتا ہے کہ اگر یہ قدم اٹھائے گا اور میری طرف آنے کی کوشش کرے گا تو میں اس کو گرنے نہیں دوں گا۔ اس لیے جب بچہ قدم اٹھاتا ہے اور گرنے لگتا ہے تو والد اس کو فوراً اٹھا کر سینے سے لگا لیتا ہے۔ اسی طرح اللہ رب العزت بھی بندے کو اپنی طرف بلاتے ہیں کہ شریعت کے راستے پر چلتے ہوئے میرے پاس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ اس راستے میں بڑی رکاوٹیں ہیں اور ان رکاوٹوں کی وجہ سے بندہ گر بھی سکتا ہے لیکن اگر یہ میری طرف نیک نیتی کے ساتھ قدم اٹھائے گا تو پھر میں اس بندے کو گرنے نہیں دوں گا بلکہ گرنے سے پہلے پہلے اپنے اس بندے کو اپنا وصل عطا فرما دوں گا۔

استقامت کے سامنے پہاڑ کی حیثیت

ہمارا کام نیک نیتی کے ساتھ شریعت کے راستے پر قدم اٹھانا ہے۔ اگر ہمارے راستے میں رکاوٹوں کے پہاڑ بھی آئیں گے تو اللہ رب العزت ان پہاڑوں کو بھی ہٹا دیں گے۔

صحابہ کرام ؓ کی فتوحات کا راز

صحابہ کرام ؓ کے دلوں میں یہ بات اتر چکی تھی کہ رکاوٹوں کو دور کرنے والی ذات ہمارے ساتھ ہے اس لیے وہ رکاوٹوں کو رکاوٹیں ہی نہیں سمجھا کرتے تھے۔ ان کا کام بس اللہ کے راستے میں قدم اٹھانا ہوتا تھا۔ اسی لیے ان کو پھر کامیابیاں بھی ملتی تھیں۔

بات کیا تھی کہ نہ قیصر و کسریٰ سے دبے
چند وہ لوگ کہ اونٹوں کو چرانے والے
جن کو کافور پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکہ
بن گئے دنیا کی تقدیر بدلنے والے

اس لیے کہ ان کو اللہ کے وعدوں پر پورا یقین تھا۔

اسی استقامت کی وجہ سے فتوحات کے دروازے کھلے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فاتح عالم بنا دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی مدد آنے کی نشانی

آج بھی وہی قرآن ہے اور وہی اللہ کا فرمان ہے۔ اگر ہم شریعت پر استقامت کی زندگی گزاریں گے تو اللہ رب العزت ہمیں بھی کامیابیاں عطا فرمائیں گے۔ کفار کی گیدڑ بھبکیاں ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتیں۔ جب اللہ رب العزت کی مدد کسی پلڑے میں آتی ہے تو وہ اس پلڑے کو پوری دنیا سے بھاری بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کشتی کو دریا کی لہروں کے بے رحم تھپیڑوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دیتے بلکہ اس کشتی کو کنارے لگا دیتے ہیں۔ لہٰذا ایمان والوں کو چاہیے کہ عضوا علیه بالنواجز کے مصداق شریعت کے راستے پر ڈٹ جائیں اور اپنے دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ اس کو تھام لیں۔ لوگ کہیں گے کہ بھوکے مر جاؤ گے، آپ ان سے کہیں کہ ہرگز نہیں، ہمیں رزق دینے والا بھی اللہ ہے اور مدد دینے والا بھی اللہ ہے، اگر پوری دنیا کے کفار بھی اکٹھے ہو کر آجائیں تو وہ ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے کیونکہ مارنے والوں سے بچانے والا بڑا ہے۔

ایمان کی جانچ پڑتال کا وقت

ایک بات ذہن میں رکھیں کہ ہم اپنے دشمنوں کو نہیں جانتے مگر اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ ﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ﴾ (النساء:45) ''اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتے ہیں۔'' ہمیں کیا پتہ کہ کون ظاہر میں ہمارا دوست بن رہا ہے اور اندر اندر سے ہماری جڑیں کاٹ رہا ہے اور ہمیں ہی چاروں طرف سے گھیر رہا ہے۔ اس آیت کے ساتھ ہی ایک خوشخبری سنا دی، فرمایا، ﴿وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا﴾ (النساء:141) ''اور اللہ کافروں کو مومنوں پر غلبہ ہرگز نہیں دے گا۔'' جیسے کسی بچے کو کوئی مارنے دوڑے اور اوپر سے اس کا باپ آجائے تو وہ کہتا ہے کہ پہلے مجھ سے بات کرو، پھر بچے کو ہاتھ لگانا۔ اللہ تعالیٰ بھی یہاں یہی فرما رہے ہیں کہ اے ایمان والو تمہارا دشمن پہلے مجھ سے بات کرے گا۔ آج کل لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم ادھر جاؤ گے تو میری لاش سے گزر کر جاؤ گے۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے میں تمہارا مقابلہ کروں گا، پھر تمہارا قدم آگے بڑھ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ کافر تمہاری طرف آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے تک پہنچنے کا راستہ ہرگز نہیں عطا کریں گے۔ تو جب اللہ تعالیٰ ہمیں تسلیاں دے رہے ہیں تو پھر ہمیں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہی تو ایمان کی جانچ پڑتال کا وقت ہوتا ہے۔ جو کمزور یقین والے ہوتے ہیں وہ کفار کی گیدڑ بھبکیوں سے ڈر جاتے ہیں اور جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ ان کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے خوش نصیب مجاہدین کے لیے ارشاد فرماتے ہیں: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ (الصف:4) ''اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو اللہ کے راستے میں ایسے قتال کرتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوتی ہے۔''

علمائے کرام کی ذمہ داری

اس راستے میں رکاوٹیں آتی ہیں لیکن ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں بلکہ قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ایمان والوں کا راستہ کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ ہمارا کام ہے ہمت کے ساتھ قدم آگے بڑھانا اور اللہ کے وعدوں پر بھروسا رکھنا۔ ایک طرف دنیا کے خزانوں کے منہ کھل رہے ہیں اور دوسری طرف اللہ کا وعدہ ہے کہ رزق میرے ذمے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دنیا کے پیچھے نہ بھاگیں بلکہ اپنے پروردگار کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ حالات کچھ بھی پلٹا کھا سکتے ہیں مگر علماء کا یہ کام ہے کہ وہ خود بھی شریعت پر جمے رہیں اور لوگوں کو بھی شریعت پر جمے رہنے کی تلقین کریں۔ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ پہلے بھی جب امت پر ایسا وقت آیا تو علماء نے ہی قدم اٹھایا اور اللہ رب العزت نے ان کی برکتوں سے امت کو آزمائشوں سے نکالا۔ جو آزمائشیں اب آرہی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ علماء کو ہی سبب بنائیں گے۔ یہی

قدم اٹھائیں گے اور ہمارے لیے ان مشکلات سے نجات کا سبب بن جائیں گے۔ اس لیے علماء کو چاہیے کہ وہ قرآن وسنت کو سامنے رکھیں۔ قرآن کی رو سے ان پر یہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے:﴿ وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ﴾ (المائدہ:44)''مشائخ اور علماء جن کو حکم دیا گیا تھا کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:﴿ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○﴾ (آل عمران:146)''کہ کتنے ہی انبیاء ایسے گزرے جن کے ساتھ مل کر علماء صلحا نے قتال کیا۔ پھر نتیجہ یہ نکلا کہ نہ ان کے اندر وہن پیدا ہوا۔ اور نہ ہی ان کے اندر کمزوری پیدا ہوئی اور نہ وہ دبے۔ اللہ تعالیٰ ایسے صبر والوں سے محبت فرماتے ہیں۔'' علماء کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ استقامت کا مظاہرہ بھی کریں اور راتوں کو اللہ کے حضور معافی بھی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں یہی تو فرمایا ہے:﴿ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○﴾ (آل عمران:147)''اور نہیں تھی ان کی بات سوائے اس کے کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ اور ہماری زیادتیاں بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرمادے اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرمادے۔''

یوں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ اے اللہ! ہمارے کسی گناہ کے سبب یہ مدد رک نہ جائے۔ گویا دن کے وقت سب علماء لشکر غزیٰ بن جائیں اور رات کے وقت لشکر دعا بن جائیں تاکہ کفر کو پتہ چل جائے کہ اس کو ایمان والوں سے واسطہ پڑا ہے، بلکہ اسے پتہ چل جائے کہ اسے نر بندوں سے واسطہ پڑا ہے۔ ایسے موقعوں پر زنانہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ایمان والے اللہ سے مانگیں گے تو﴿ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○﴾ (آل عمران:148)''اللہ تعالیٰ دنیا کا حصہ بھی عطا فرمادیں گے اور آخرت کا بھی اور اللہ تعالیٰ تو نیکوکاروں سے محبت فرماتے ہیں۔'' علمائے کرام کی محترم جماعت! ایسے حالات میں اللہ رب العزت کی ذات پر نظر رکھیے۔

لوہے کے چنے

جس دن قرآن پاک کی آخری آیتیں اتریں اسی وقت یہ آیتیں بھی اتریں کہ ﴿ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ ﴾ (المائدہ:3)''آج کے دن یہ کفار تمہارے دین سے ناامید ہو چکے ہیں۔'' گویا اللہ تعالیٰ یوں فرمانا چاہتے ہیں کہ آج کے دن ان کفار کو یہ پتہ چل گیا کہ یہ مسلمان لوہے کے چنے ہیں اور ان کو چبانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَا تَخْشَوْهُمْ ان سے نہیں ڈرنا، وَاخْشَوْنِیْ بلکہ ایک مجھ سے ڈرتے رہنا۔ جب ہمارے دل میں ایک اللہ کا ڈر ہوگا تو اللہ تعالیٰ دنیا کے ڈر ہمارے دل سے نکال دیں گے۔ جس بندے کے دل میں اللہ کا ڈر نہیں ہوتا وہ پھر اپنے سائے سے بھی ڈرتا ہے، اندھیرے سے بھی ڈرتا ہے، رات کو اگر کھڑکی کا پردہ ہل جائے تو اس سے بھی ڈرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں گے۔ یاد رکھیے کہ جو ایمان والوں کو آنکھیں دکھائے گا وہ اللہ سے مقابلہ کرنے جائے گا۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں من عاد لی ولیا فقد اذنته للحرب کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اس کے ساتھ میرا اعلان جنگ ہے۔ اب جو کوئی ایمان والوں کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے گا اللہ اس کی آنکھ نکال دیں گے اور جو انگلی اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کے بازو کو ختم فرما دیں گے۔

نصرت الٰہی کے وعدے

ہمیں بھی اللہ کے وعدوں پر بھروسا کر کے قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ دیکھیے دین اسلام کی نصرت کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا وعدے فرمائے ہیں۔ کہیں ارشاد فرمایا:﴿ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾ (محمد:7)''اے اہل ایمان اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔'' کہیں ارشاد فرمایا:﴿ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ○﴾ (المومن:51)''ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی)'' اور ایک مقام پر اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں ﴿ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴾ (النساء:122)''کون ہے اللہ سے زیادہ سچی بات کہنے والا۔'' اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔ وہ پروردگار یقیناً ہمیں کامیاب فرمائے گا۔

چٹان بننے کی ضرورت

کچھ چیزیں وزن میں اتنی ہلکی ہوتی ہیں کہ وہ پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں مثلاً کاغذ، لکڑی اور گھاس پھوس وغیرہ۔ لیکن کچھ چٹانیں ہوتی ہیں۔ جو پانی کے ساتھ بہتی نہیں ہیں بلکہ وہ پانی کا رخ موڑ دیتی ہیں۔ ہم مومن ہیں اس لیے ہم گھاس پھوس اور تنکے نہ بنیں بلکہ چٹان بن جائیں اور بہتے ہوئے پانی کا رخ پھیر دیں۔ کہنے والے نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

یاد کرتا ہے زمانہ ان انسانوں کو
روک دیتے ہیں جو بڑھتے ہوئے طوفانوں کو

آج کفر اور بے حیائی کا سیلاب بڑھ رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم استقامت کے ساتھ ڈٹ جائیں اور شریعت وسنت کے مطابق زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کو دین اسلام کی خدمت کے لیے قبول فرمالے۔

تعاون کی اپیل
دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں
Global Rehab Centre
ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
برائے علاجِ منشیات، نفسیات اور امراضِ چشم
دردمند اور اہلِ ثروت احباب سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔
برائے رابطہ: 0311-7007111
Global Welfare Org.
GECHS/103-A ماڈل ٹاؤن
برائے تعاون
A/C No. BTA 0078830001
BANK OF PUNJAB Model Town, Link Road Lahore

کراچی آپریشن

18 مارچ 2015ء کو خلافت فورم میں فکر انگیز مذاکرہ

مہمانانِ گرامی: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (ڈپٹی سیکرٹری جنرل، جماعت اسلامی)
ایوب بیگ مرزا (ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی)

میزبان: وسیم احمد

سوال: ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین ملک میں مارشل لاء اور کراچی کو فوج کے حوالے کرنے کی باتیں کرتے رہے ہیں۔ رینجرز نے کراچی سے دہشت گردی، ٹارگٹ کلنگ اور بھتہ خوری کے خاتمے کے لیے ''نائن زیرو'' پر آپریشن کیا ہے اور وہاں سے مجرموں کو گرفتار کیا ہے تو اب الطاف حسین رینجرز کی مخالفت پر اُتر آئے ہیں۔ ان کا رویہ ایسا کیوں ہے؟

فرید احمد پراچہ: ایک وجہ یہ ہے کہ ایم کیو ایم سمجھتی ہے کہ ہمیں فوج نے ہی بنایا ہے، اور حقائق بھی یہی ہیں۔ جب فوج کی حکومت تھی تو کراچی میں جماعت اسلامی اور دیگر جماعتوں کی اکثریت کو کمزور کرنے کے لیے فوج نے ایک گروپ تشکیل دیا، جسے بالکل فری ہینڈ دیا گیا۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے ہمیشہ ملک دشمنی پر مبنی اقدامات کی وجہ سے افواج پاکستان کی مختلف اوقات میں مخالفت کی۔ انہوں نے نہ صرف پاکستان کو تسلیم نہیں کیا بلکہ یہ بھارت کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ بھارتی کیمپوں میں ان کے لوگ ٹریننگ لیتے ہیں۔ اجمل پہاڑی کا اعترافی بیان

سندھ میں قانون کی حکمرانی کا شدید فقدان ہے

سوشل میڈیا پر موجود ہے، جس میں اس نے بھارت میں جا کر ٹریننگ لینے کا اعتراف کیا۔ الطاف حسین نے بھارت میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان کا بننا تاریخ انسانی کی بہت بڑی غلطی تھی۔ وہ 25 سال سے برطانیہ میں مقیم ہے اور وہاں بیٹھ کر پاکستان میں خون خرابہ کرا رہا ہے۔ وہ اپنے جرائم کو چھپانے کی وجہ سے فوج کو بلاتے ہیں کہ فوج ہمارے خلاف کوئی ایکشن نہ لے لے۔ جب سے ایم کیو ایم سیاست میں آئی ہے، کراچی میں تقریباً 25000 لوگ بے گناہ مارے گئے ہیں۔ کراچی میں منظّم طریقے سے بھتہ لیا جاتا ہے۔ جب رینجرز نے آپریشن کیا تو انہوں نے فوج کے خلاف بھی باتیں کرنی شروع کر دیں۔ فوج نے یہ برداشت نہیں کیا اور ان کی طرف سے بھی ایک ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے۔ اصل بات عمل درآمد کی ہے۔ الطاف حسین اور اس کے گروہ پر ساڑھے آٹھ ہزار ایف آئی آر درج ہیں لیکن ان پر کبھی عمل درآمد نہیں ہوا۔ وہاں پر قانون کی حکمرانی کا فقدان ہے۔

مرتب: محمد خلیق

سوال: ایم کیو ایم کے خلاف 1992ء اور 1996ء میں بھی آپریشن ہوئے ہیں، لیکن ان آپریشنز کے بعد ایم کیو ایم زیادہ بڑی سیاسی قوت بن کر سامنے آئی ہے۔ حالیہ آپریشن کے بعد ایم کیو ایم کی قوت میں دراڑ پڑے گی یا نہیں؟

ایوب بیگ مرزا: ایم کیو ایم کے خلاف بڑا آپریشن 1992ء میں ہی ہوا تھا۔ 1996ء میں وہ صورت حال نہیں تھی۔ 1992ء میں پاکستان فوج کے سربراہ آصف نواز جنجوعہ تھے۔ اس وقت بھی نواز شریف کی حکومت تھی۔ آصف جنجوعہ کے نواز شریف سے محکمہ جاتی سطح کے اختلافات تھے۔ جب انہوں نے آپریشن کیا تو حکومت اور فوج ایک پیج پر نہیں تھے۔ پھر یہ کہ وہ آپریشن نامکمل تھا، کیونکہ جنرل آصف جنجوعہ کو ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔ یہ کہنا کہ ماضی کے آپریشنز کے بعد ایم کیو ایم ایک بڑی سیاسی جماعت بن کر اُبھری، میں اس سے اختلاف کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک طاقتور گروپ بن کے اُبھرے، یعنی اس کے بعد وہ دوسرے طاقتور مراکز کو یرغمال بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ میرے خیال میں 1977ء کے بعد کراچی میں منصفانہ اور آزادانہ الیکشن ہوئے ہی نہیں جس کی بنیاد پر یہ کہا جا سکے کہ ایم کیو ایم نے سیاسی قوت حاصل کر لی۔

فرید احمد پراچہ: کراچی میں فی الواقع انتخابات نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، پورے کا پورا سسٹم یرغمال ہوتا ہے جماعت اسلامی نے وہاں الیکشن لڑے ہیں۔ ہم نے لاشیں اٹھائی ہیں۔ ایک ضمنی الیکشن کے اندر ہمارے 11 افراد شہید ہوئے تھے۔ ان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ پولنگ سٹیشنوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اب تو پولنگ والا عملہ، پریزائیڈنگ افسر وغیرہ سب ان کے اپنے ہوتے ہیں۔ پورے کا پورا

کراچی میں اگر ایک دفعہ منصفانہ الیکشن ہو جائیں تو ایم کیو ایم کا تسلط ختم ہو جائے گا

سسٹم ٹھپے کے تحت چلتا ہے۔ حالیہ انتخابات میں نبیل گبول نے ایک لاکھ اسی ہزار ووٹ حاصل کیے۔ اتنے ووٹ لینا بالکل ناممکن بات ہے۔ ان کی اصل قوت اسلحہ کی قوت ہے۔ ایک دفعہ اگر منصفانہ الیکشن ہو جائیں تو پھر ان کا تسلط ختم ہو گا۔

ایوب بیگ مرزا: اس میں کوئی شک نہیں کہ عوامی سطح پر ان کی ایک حیثیت ہے۔ اگر منصفانہ الیکشن ہو جاتے تو چند سیٹیں وہ یقیناً لے جا سکتے تھے، لیکن الیکشن میں سویپ کر جانا وہاں ممکن نہیں تھا۔ سیاسی قوت کا اس وقت پتا چلتا ہے کہ اسے الیکشن میں کتنے ووٹ ملے ہیں۔ اب اگر وہاں پر منصفانہ الیکشن ہو گئے تو ایم کیو ایم اپنی اکثریتی سیٹیں کھو دے گی اور دوسری جماعتیں قوت کے ساتھ اُبھریں گی۔ ایم کیو ایم کی قوت قبضہ مافیا کے طور پر اُبھری ہے اور انہوں نے اسلحہ کے زور پر قوت حاصل کی ہے۔ ایم کیو ایم حکومت میں ہو یا نہ ہو، کراچی اور حیدر آباد میں وہ اپنی حکومت قائم رکھتے ہیں۔ رینجرز کے آپریشن سے اسلحہ ملنا بہت بڑی بات ہے۔ ایسے اسلحہ کی پاکستان میں درآمد کی اجازت ہی نہیں ہے۔ اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ وہاں سے ایک ایسا شخص برآمد ہوا ہے جس کو عدالت نے مجرم قرار دیا تھا، یعنی جس پر جرم ثابت ہو چکا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ افراد ان کے پڑوس سے ملے ہیں۔ درحقیقت وہاں ان کا کوئی پڑوس نہیں

ہے، یہ خود ہی اپنے پڑوس ہیں۔

فرید احمد پراچہ: لوگوں کو وہاں مکان بیچنے پر مجبور کیا گیا۔ لوگوں کو پتا چل گیا کہ یہاں بس قتل و غارت ہے۔ نائن زیرو میں سارے کے سارے مکانات ایم کیو ایم کے ہیں۔ ان کی ملکیتیں ان کے لوگوں کے نام ہیں۔

سوال: نائن زیرو پر آپریشن کے بعد عمران خان کا ایک بیان آیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ کراچی کے عوام اور ایم کیو ایم کو الطاف حسین سے آزاد کروایا جائے۔ عمران خان کی اس بات میں کوئی وزن ہے؟

فرید احمد پراچہ: بالکل ہے! صورت حال یہ ہے کہ الطاف حسین پر بے شمار مقدمات ہیں اور وہ اس وقت اشتہاری ہے۔ وہ بیرون ملک بیٹھ کر یہاں قتل و غارت کروا رہا ہے۔ وہ اپنے ٹیلی فونک خطاب میں دھمکیاں دیتا ہے تو یہاں عمل درآمد ہو جاتا ہے۔ صحافیوں کو دھمکیاں ملتی ہیں اور وہ مارے جاتے ہیں، حتیٰ کہ صحافیوں کے قتل کے گواہ تک مارے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی طاقت کی بنیاد پر ایک مافیا بنایا ہوا ہے۔ اس صورت حال سے عام لوگ بلکہ ان کے اپنے لوگ بھی بہت تنگ ہیں۔ ان کے کارکن سمجھتے ہیں کہ ہماری باری بھی آ سکتی ہے، کیونکہ ایسا ہوا ہے کہ جب یہ دیکھا گیا کہ فلاں ٹارگٹ کلر اب کام کے نہیں رہے تو ان کو مار دیا گیا۔ کراچی کے لوگ ایک مسلسل عذاب کی زد میں ہیں۔ اتنی بڑی قیامت کسی اور شہر پر نہیں آئی جتنی کراچی پر آئی ہے۔ یہ دہشت گردوں سے بھی بڑی دہشت گردی ہے۔ دہشت گرد تو ایک کارروائی کرتے ہیں، یہاں تو روز دہشت گردی کی کئی کارروائیاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ بہت ضروری ہو گیا ہے کہ کراچی کے لوگوں کو اس کیچڑ سے نکالا جائے۔ یہ شہر پاکستان کا معاشی حب ہے، اسے اس چنگل سے آزاد کروانا انتہائی ضروری ہے۔

ایوب بیگ مرزا: انہوں نے اپنے بہت لوگ مارے ہیں۔ عظیم طارق ان کا چیئرمین تھا، اس کو راتوں رات قتل کر دیا گیا۔ آج تک اس کے قاتل کا نہ پتا لگا نہ گرفتار ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وقت کی حکومت بھی اس میں ملوث ہے۔ پیپلز پارٹی اپنے سیاسی مفاد کی خاطر لوگوں کے خون کو بیچ رہی تھی۔ کیا انسانی خون اتنا ارزاں ہو چکا ہے کہ چند سیاسی مفادات کی خاطر اسے بیچ دیا جائے؟ حال ہی میں سانحہ بلدیہ ٹاؤن ہوا۔ اس کی جے آئی ٹی رپورٹ میں ان کے آدمی رضوان قریشی کا نام آیا اور اس نے بہت سے رازوں کا انکشاف کیا۔ اس رپورٹ کے مطابق انہوں نے 259 افراد کو پیسوں کی خاطر زندہ جلا دیا۔ یہ وحشت اور بربریت کی انتہا ہے۔ اس آپریشن کو منطقی انجام تک پہنچایا جانا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایم کیو ایم کو ٹارگٹ کیا جائے، البتہ ان کے اندر جو جرائم پیشہ لوگ ہیں ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ جو لوگ خوف کی وجہ سے ایم کیو ایم کا ساتھ دے رہے ہیں، انہیں الگ سیاسی جماعت بنا کر کام کرنے کی کھلی اجازت ہونی چاہیے۔

سوال: حکومت نے حالیہ آپریشن کے بعد سانحہ بلدیہ ٹاؤن پر دوبارہ ایک انکوائری کمیٹی بنا دی ہے۔ اس واقعے کو اتنا عرصہ گزرنے کے بعد کیا یہ کمیٹی اس سانحہ کی تہہ اور اس کے اصل حقائق تک پہنچ سکے گی؟

ایوب بیگ مرزا: ہماری سیاسی جماعتوں کی طرف سے عوام پر یہ انتہائی ظلم ہے کہ وہ اپنے سیاسی مفاد کی خاطر ایسے لوگوں سے تعاون کرتے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے رحمان ملک نے بیان دیا کہ سانحہ بلدیہ ٹاؤن سے ایم کیو ایم کا کوئی

> **پیپلز پارٹی اپنے جرائم کو چھپانے کے لیے ایم کیو ایم کا سہارا لینا چاہتی ہے**

تعلق نہیں ہے، کیونکہ سینیٹ کے انتخابات ہونے والے تھے اور اس کے لیے پیپلز پارٹی کو ایم کیو ایم کے ساتھ سیٹ ایڈجسٹمنٹ کی ضرورت تھی جبکہ یہ خبریں بھی آ رہی تھیں کہ رحمان ملک کو سینیٹ کا چیئرمین بنایا جائے گا۔ اب حکومت نے انکوائری کمیٹی بنائی ہے لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ حکومت نے جن لوگوں کا نام ای سی ایل میں شامل کیا ہے ان کی اکثریت پہلے ہی ملک سے باہر جا چکی ہے، اور عین ممکن ہے کہ اس میں صوبائی حکومت نے تعاون کیا ہو۔ انٹرپول کے ذریعے ان لوگوں کو واپس لانا بہت مشکل کام ہے۔ بلدیہ ٹاؤن کا سیکٹر انچارج جو پہلے تھا اس نے یہ کام کرنے سے انکار کر دیا تھا، کیونکہ اس کے فیکٹری والوں کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے۔ وہ فیکٹری والوں کو لے کر نائن زیرو تصفیہ کرانے گیا تھا کہ آپ ان سے بھتہ نہ مانگیں۔ اُس سیکٹر انچارج کو فارغ کر کے عبدالرحمٰن بھولا کو مقرر کر دیا گیا اور اس نے وہ کام کیا جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔ رضوان قریشی نے اعتراف کیا کہ اصل میں ایم کیو ایم کے بڑے لوگ یہ کام کرنے والے ہیں، میری حیثیت تو ایک فرنٹ مین کی تھی۔

سوال: رینجرز کو دھمکانے پر الطاف حسین پر جو نیا مقدمہ بنا ہے، حکومت انٹرپول کے ذریعے الطاف حسین کو پکڑ کے لائے گی؟

فرید احمد پراچہ: دھمکیاں دینا ان کا بڑا ہتھیار ہے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید فوج کو بھی اسی طرح ڈرا لیں گے، کیونکہ نائن زیرو کا آپریشن بہت بڑا آپریشن تھا۔ ایم کیو ایم سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک فاشسٹ گروہ ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا کہ کسی سیاسی جماعت کے دفتر پر رینجرز نے آپریشن کیا ہو۔ اس حوالے سے اہم بات یہ ہے کہ 1992ء کے آپریشن کے بعد پولیس کے ان 200 افراد کی فہرستیں بنائی گئیں جو اس آپریشن میں شامل تھے اور ایک ایک کو چن چن کے مارا گیا۔ ان میں کوئی زندہ نہیں بچا۔ ایک چودھری اسلم بچا تھا، لیکن وہ بھی بعد میں کسی بم دھماکے میں مارا گیا۔ یہ ایم کیو ایم کا طریقہ واردات ہے کہ جو ہمارے خلاف آئے گا وہ مار دیا جائے گا۔ کوئی صحافی ہمارے خلاف بولے گا تو مار دیا جائے گا۔ کتنے ہی صحافی ہیں جو ان کے خوف سے کراچی سے اسلام آباد شفٹ ہو گئے ہیں۔

حکومت اگر الطاف حسین کو انٹرپول کے ذریعے لانا چاہے تو بالکل لا سکتی ہے، لیکن ہمارے تبادلے کے معاہدات اس انداز کے نہیں ہیں۔ اس کے باوجود عالمی قوانین بہرحال موجود ہیں۔ حکومت اور فوج کو جرأت دکھانی چاہیے، ورنہ یہ آپریشن والی کارروائیاں زیرو ہو جائیں گی۔ بیگ صاحب نے بالکل درست کہا ہے کہ جو سیاسی جماعتیں اس وقت ان کو سہارا دینے کی کوشش کر رہی ہیں وہ مجرم ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ عوام کو پھر ان کے رحم و کرم پر چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں پر اتنا بڑا قتل عام ہو رہا ہے۔ ایم کیو ایم کی طرف سے تو اعتراف بھی موجود ہے، جرم بھی موجود ہے، مقدمات بھی موجود ہیں، سزائیں بھی موجود ہیں۔ ان کے مطابق اس پر پابندی لگنی چاہیے۔

سوال: اس وقت پیپلز پارٹی کا کردار اس مصرع کے مصداق ہے کہ ؏ شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے۔ زرداری صاحب نہ صرف ایم کیو ایم کا ساتھ دے رہے ہیں بلکہ ان کو سندھ حکومت میں شمولیت کی دعوت بھی دے دی ہے۔ اس حوالے سے پیپلز پارٹی کے کردار کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: پہلے میں ڈاکٹر فرید پراچہ کی اس

بات پر کچھ کہوں گا کہ ایم کیو ایم پر پابندی لگنی چاہیے۔ میں ذاتی طور پر اس کی حمایت نہیں کروں گا، کیونکہ ہماری 67 سالہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ایسی پابندیاں عوام میں الٹا اثر کر جاتی ہیں۔ اگرچہ ڈاکٹر صاحب کے دلائل بالکل درست ہیں، اور پابندی کا جواز اور مواد دونوں موجود ہیں لیکن میں اسے علاج کا حصہ سمجھتا ہوں کہ ان پر پابندی نہ لگائی جائے۔ ایسی پابندی عوام میں ہمدردی کا باعث بنتی ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ انہیں سیاسی موت سے ہمکنار کیا جائے۔ آئندہ جو بھی الیکشن ہوں، بلدیاتی یا جنرل، ان میں انہیں آزادی سے حصہ لینے کی اجازت دی جائے لیکن کسی کو سلیکشن والا معاملہ نہ کرنے دیا جائے۔ فوج نے پہلے الیکشن صحیح مانیٹر نہیں کیے۔

فرید احمد پراچہ: 2013ء کے الیکشن میں یہ طے ہوا تھا کہ فوج کے لوگ اندر موجود ہوں گے جہاں ساری گڑبڑ ہوتی ہے، لیکن ایک رات پہلے یہ آرڈر آ گیا کہ دو سو گز کے اندر اندر فوج کا کوئی آدمی نہیں جائے گا۔ پھر تو مسئلہ کوئی بھی نہیں، جیسے کہتے ہیں کہ: ہر چند کہیں کہ ہے لیکن نہیں ہے۔

ایوب بیگ مرزا: اگر بلدیاتی الیکشن بالکل منصفانہ ہوں اور انہیں کسی قسم کی بددیانتی کرنے کی اجازت نہ ہو تو ان میں بھی ان کو شکست ہوگی، اگرچہ کچھ سیٹیں تو شاید لے جائیں گے۔ عام انتخابات میں بھی ان کی سیٹیں بہت کم رہ جائیں گی، جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ اپنی سیاسی موت کی طرف بڑھیں گے۔ لیکن اگر ہم نے پابندی لگائی تو یہ اندر اندر سے اپنے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کریں گے اور اپنے آپ کو مظلوم کے طور پر پیش کر کے لوگوں کی ہمدردیاں بھی حاصل کر لیں گے۔

جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے، ایم کیو ایم نے جہاں اسلحہ کے ساتھ دہشت گردی کی ہے اسی طرح پیپلز پارٹی نے سندھ میں معاشی دہشت گردی کی ہے۔ انہوں نے اتنی لوٹ مار کی ہے کہ اب وہ سمجھتے ہیں کہ ایم کیو ایم کے بعد ہماری باری بھی آ سکتی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے جرم کو چھپانے کے لیے ایم کیو ایم کا سہارا لینا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ایم کیو ایم شہروں میں ہے اور پیپلز پارٹی دیہی سندھ میں ہے۔ اگر ہماری قوت مل جائے تو ہم فوج کا مقابلہ کر سکیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فوج کو اس معاملے میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

سوال: زرداری صاحب کبھی حکومت کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں جبکہ وقت آنے پر اب وہ ایم کیو ایم کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ان کے دوہرے کردار کے بارے میں کچھ بتائیں۔

ایوب بیگ مرزا: اس معاملے میں حکومت کھل کر فوج کا ساتھ نہیں دے رہی ہے، اگرچہ مخالفت بھی نہیں کر رہی۔ زرداری صاحب چاہتے ہیں کہ وفاقی حکومت اس حوالے سے ان کی مدد کرے کہ چونکہ سندھ کی دونوں قوتیں (شہری اور دیہی) متحد ہو گئی ہیں، لہٰذا مرکزی حکومت کے لیے ان کے خلاف جانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنا مشکل کام بھی نہیں ہے، کیونکہ مجرم بالآخر مجرم ہوتا ہے۔ وہ قاتل ہو یا کرپٹ، کبھی بھی اتنی بہادری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا کہ اپنے آپ کو سہارا دے سکے۔ لہٰذا یہ بڑی کچی سی دیوار کھڑی کی گئی ہے۔ اگر ہماری حکومت اور حساس ادارے اس کو ذرا سا دھکا دیں گے تو یہ گر جائے گی۔

سوال: پچھلے دنوں لاہور میں چرچ میں دو دھماکے ہوئے، لیکن اس کے بعد ایک بڑا سانحہ یہ ہوا کہ وہاں پر ہجوم نے دو مشکوک افراد کو پکڑ کر زندہ جلا دیا۔ اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

کیا انسانی خون اتنا ارزاں ہو چکا ہے کہ چند سیاسی مفادات کی خاطر اسے بیچ دیا جائے؟

فرید احمد پراچہ: ایک عمومی دہشت گردی ہوتی ہے جو مساجد، چرچ، مارکیٹوں وغیرہ میں ہوتی ہے۔ اس کے پیچھے بھی امریکہ اور بھارت موجود ہیں، جس کے پورے شواہد ہیں۔ لیکن یہاں پر جو کچھ ہوا ہے اس کے پیچھے این جی اوز کی ایک منظم سازش نظر آ رہی ہے۔ تحقیقات کے بعد پتا چل جائے گا کہ یہ کون لوگ تھے۔ مسلمانوں کی مساجد پر بھی دھماکے ہوتے ہیں لیکن وہاں تو یہ کبھی نہیں ہوا کہ لوگ باہر نکل کر توڑ پھوڑ شروع کر دیں۔ یہاں تو درندگی کی انتہا کر دی گئی۔ ہمارے ہاں اقلیتوں کا بڑا احترام ہوتا ہے۔ اس کا فائدہ اٹھا کر انہوں نے اور ان کے پیچھے مغربی ایجنڈے پر کام کرنے والی این جی اوز نے یہاں جو کھیل کھیلا ہے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس حادثے کو اس حد تک بڑھا دیا جائے کہ مسلمان بھی اشتعال میں آ کر وہاں یہی کارروائی کریں اور اسی طرح عیسائیوں کو پکڑ کر ماریں۔ یہاں پر فساد پھیلانے کی یہ ایک عالمی سازش تھی۔ اس واقعہ میں دوسری بات یہ ہے کہ پولیس نے راہ فرار اختیار کی۔ کوٹ رادھا کشن میں بھی انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔ پولیس نے یہاں انتہائی نااہلی کا ثبوت دیا اور بغیر مزاحمت کیے ان دو افراد کو ہجوم کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد حکومت کی ذمہ داری تھی کہ شرپسندوں کو فوراً گرفتار کرتی، لیکن اس نے کچھ نہیں کیا۔ اب ہوگا یہ کہ اجلاس ہوگا، ایک مفاہمتی فارمولہ بن جائے گا اور اس کے اندر اس ساری چیز کو بھی ختم کر دیا جائے گا۔ حکومت اگر ایسا کرے گی تو یہ ایک انتہائی ظالمانہ اقدام ہوگا۔

سوال: فوج کا آپریشن ضرب عضب بڑے زور شور سے جاری ہے، حکومت بھی نیشنل ایکشن پلان کے تحت دہشت گردی روکنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے لیکن دہشت گردی رکنے کا نام نہیں لے رہی۔ آپ قیام امن کے لیے کیا فارمولا تجویز کرتے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: اصل میں بیماری کی تشخیص کی ضرورت ہے۔ بیماری کی ظاہری علامات پر اگر آپ لیپا پوتی کریں گے تو اس سے کام نہیں چلے گا۔ یہ ملک لا الٰہ الا اللہ کی بنیاد پر حاصل کیا گیا تھا۔ ہمارے آئین میں لکھا ہے کہ ریاستی مذہب اسلام ہے۔ ہم 67 سال میں اسلام سے دور سے دور تر ہوتے چلے گئے۔ اس حوالے سے ہم نے آئین کی خلاف ورزی بھی کی۔ سندھی، بلوچی، پٹھان، پنجابی کو اسلام نے جوڑا تھا۔ اسلام کو ان کے درمیان میں سے نکال دیا گیا جس کی وجہ سے خلا پیدا ہو گیا۔ اس خلا کو لسانی قوتوں، صوبائی عصبیتوں اور فرقہ واریت نے پُر کیا تو یہ نوبت آ گئی۔ لہٰذا ہمیں واپس اسلام کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم واپس اسی راستے پر لوٹ آئیں کہ وہ ملک جو لا الٰہ الا اللہ پر حاصل کیا گیا تھا اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کو شامل کر کے اللہ کے قرآن میں دیئے گئے احکامات اور نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہو جائیں تو یہ چیز بیماری کو جڑ سے کاٹ دے گی۔ یہ مفاہمتی فارمولا، جے آئی ٹی رپورٹ وغیرہ سے کچھ نہیں ہوگا۔ وقتی طور پر ہو سکتا ہے کہ دہشت گردی رک جائے لیکن مکمل خاتمہ نہیں ہوگا بلکہ اس طرح کے اقدامات سے معاملات اور معاشی حالات مزید بگڑ جائیں گے۔ ہمارے استحکام کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے اصل کی طرف لوٹیں۔ ہم نے اللہ اور رسول ﷺ سے جو وعدہ کیا تھا، اس کو پورا کریں۔ پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی فلاحی مملکت بنائیں۔ صرف اسی صورت میں پاکستان ایک مستحکم ملک بن سکتا ہے، ورنہ ہماری بقا بھی خطرے میں ہے۔

[اس پروگرام کی ویڈیو www.tanzeem.org پر ''خلافت فورم'' کے عنوان سے دیکھی جا سکتی ہے۔]

رزق میں برکت کیسے ہو؟

محمد وصی فصیح

اسلام نے دنیا کو ایک مکمل اور دائمی نظام حیات پیش کیا، جو ہر طرح کے حالات میں اس کی ہمہ جہت راہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ عوام تو عوام، اچھے خاصے مذہبی لوگ بھی حصولِ رزق کے لیے حیران و پریشان نظر آتے ہیں، لیکن ان کی نظر کبھی ان اعمال کی طرف نہیں جاتی جنہیں اللہ تعالیٰ نے رزق کی کشادگی اور کثرتِ مال کا سبب قرار دیا ہے۔

قرآن و حدیث میں بہت سے ایسے اعمال کی طرف واضح اشارہ موجود ہے جو رزق میں برکت اور دولت میں فراوانی کا باعث ہیں۔ ہم درج ذیل سطور میں مختصراً دس اصول پیش کرتے ہیں، جن کی بجا آوری پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق میں برکت و فراوانی کا وعدہ ہے۔

1۔ توبہ و استغفار

قرآن پاک میں کئی مقامات پر توبہ و استغفار کے ذریعہ رزق میں برکت اور دولت میں فراوانی کا ذکر ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے:

’’چنانچہ میں نے کہا کہ: ’’اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو۔ یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔‘‘ (نوح:10، 11)

اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو استغفار کی دعوت دی:

’’اے میری قوم! اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اُس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارشیں برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید اضافہ کرے گا، اور مجرم بن کر منہ نہ موڑو۔‘‘ (ہود:52)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص بکثرت استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے کشادگی عنایت فرماتے ہیں اور اسے ایسی راہوں سے رزق عطا فرماتے ہیں، جس کا اس کے وہم و گمان میں گزر تک نہیں ہوتا۔‘‘

ایک مرتبہ حضرت عمر ؓ لوگوں کے ساتھ بارش مانگنے کے لیے نکلے۔ آپ ؓ صرف استغفار کر کے واپس آ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: حضرت! ہم نے آپ کو استسقاء کی دعا کرتے سنا ہی نہیں۔ آپؓ نے فرمایا: میں نے آسمان سے بارش برسانے والے سے بارش طلب کی ہے۔ پھر آپ نے سورہ ہود کی آیت 52 تلاوت فرمائی۔

توبہ و استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ انسان گناہ کو گناہ سمجھ کر چھوڑ دے، اپنے کیے پر شرمندہ ہو، آئندہ گناہوں کے چھوڑنے کا پختہ عزم کرے اور جہاں تک ممکن ہو نیک اعمال سے اس کا تدارک کرے۔ اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو، تو اس کی توبہ کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ صاحبِ حق سے معاملہ صاف کرے۔ ان شرائط کے بغیر توبہ بے حقیقت ہے۔

2۔ تقویٰ و پرہیزگاری

تقویٰ اللہ کے احکام پر عمل اور گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔ تقویٰ ان امور میں سے ایک ہے جن سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا۔‘‘ (الطلاق:2، 3)

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں رزق کی کشادگی کے متعلق یہ سب سے اہم آیت ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’اگر یہ بستیوں والے ایمان لے آتے؟ اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین دونوں طرف سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے (حق کو) جھٹلایا، اس لیے ان کی مسلسل بدعملی کی پاداش میں ہم نے ان کو اپنی پکڑ میں لے لیا۔‘‘ (الاعراف:96)

آیت میں لفظ ’’برکات‘‘ استعمال کیا گیا ہے، جو برکت کی جمع ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ برکتیں مختلف انواع و اقسام کی ہوا کرتی ہیں۔ نیز یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ برکت کا مطلب مال کا زیادہ ہونا نہیں، بلکہ کافی ہونا ہے، ورنہ بہت سے لوگ کثرتِ مال کے باوجود معاشی تنگی کا رونا روتے ہیں جبکہ اس کے برعکس معاشی طور پر بہت سے بظاہر درمیانی درجے کے لوگ انتہائی اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں۔ امام خازن ؒ کے بقول، برکت کی حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز میں منجانب اللہ خیر پائی جائے۔

امام رازی ؒ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں آسمان کی برکت سے مراد بارش اور زمین کی برکت سے مراد نباتات، میوہ جات، مویشی، چوپایوں کی کثرت اور امن و سلامتی ہے، کیونکہ آسمان باپ اور زمین ماں کے قائم مقام ہے اور مخلوقِ اللہ کی تمام بھلائیاں اور منافع انہی دونوں سے وابستہ ہیں۔

3۔ عبادتِ خداوندی میں انہماک

اس سے مراد یہ ہے کہ عبادت کے دوران بندہ کا دل و جسم دونوں حاضر رہیں، اللہ کے حضور میں خشوع و خضوع کا پاس رکھے، اللہ تعالیٰ کی عظمت ہمیشہ اس کے دل و دماغ میں حاضر رہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! میری عبادت میں منہمک رہو۔ میں تمہارا دل غنا سے بھر دوں گا اور تمہاری محتاجگی کا دروازہ بند کروں گا۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو تمہارے ہاتھوں کو کثرتِ مشاغل سے بھر دوں گا اور تمہاری محتاجگی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔‘‘ (سنن ابن ماجہ)

4۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’اور جو کوئی اللہ پر بھروسا کرے، تو اللہ اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔ یقین رکھو کہ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے، (البتہ) اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔‘‘ (الطلاق:3)

حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم حسن و خوبی کے ساتھ اللہ پر توکل کرو

تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے، وہ صبح کے وقت خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کے وقت آسودہ ہو کر لوٹتے ہیں۔'' (مسند احمد)

توکل کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ کسبِ معاش کی تمام کوششوں کو ترک کر دیا جائے اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہا جائے۔ خود حدیث مذکور میں نبی کریم ﷺ نے پرندوں کی مثال پیش کی ہے کہ وہ تلاش رزق میں صبح سویرے نکل جاتے ہیں۔ پرندوں کا صبح سویرے اپنے آشیانوں سے نکلنا ہی ان کی کوشش ہے، ان کی انہی کوششوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو شام کے وقت آسودہ و سیراب واپس کرتے ہیں۔ لہٰذا اسباب کا اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے، بلکہ اسباب اختیار کرنا عین تقاضائے شریعت ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ: میں اپنی اونٹنی کو چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اسے باندھو، پھر توکل کرو۔ (مستدرك للحاكم)

توکل کا حاصل یہ ہے کہ اعتماد اپنی کوشش پر نہ ہو، بھروسا صرف خالق و مالک پر ہو۔ اُسی پر نظر ہو، اُسی سے سوال ہو، اُسی سے امید ہو۔

5۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق کی فراوانی کر دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے اور تم جو چیز بھی خرچ کرتے ہو، وہ اس کی جگہ اور چیز دے دیتا ہے۔ اور وہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے ابن آدم! خرچ کر، میں تیرے اوپر خرچ کروں گا۔'' (سنن ابن ماجہ) (سبا:39)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! خرچ کرو اور عرش والے سے افلاس کا خوف نہ کرو۔'' (ترمذی)

6۔ علم دین حاصل کرنے والوں پر خرچ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ایک بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں علم حاصل کرنے آیا تھا اور دوسرا بھائی کسبِ معاش میں لگا ہوا تھا۔ بڑے بھائی نے نبی کریم ﷺ سے اپنے بھائی کی شکایت کی (کہ میرا بھائی کسبِ معاش میں میرا تعاون نہیں کرتا)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں اسی کی برکت سے رزق دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

علماء کرام نے لکھا ہے کہ علوم اسلامیہ میں مشغول رہنے والے لوگ درج ذیل آیت کریمہ کے مفہوم میں داخل ہیں:

''(مالی امداد کے بطور خاص) مستحق وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں اس طرح مقید کر رکھا ہے کہ وہ معاش کی تلاش کے لیے زمین پر چل پھر نہیں سکتے۔ چونکہ وہ اتنے پاک دامن ہیں کہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لیے ناواقف آدمی انہیں مال دار سمجھتا ہے۔ تم ان کے چہرے کی علامتوں سے ان (کی اندرونی حالت) کو پہچان سکتے ہو (مگر) وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔'' (البقرۃ:273)

7۔ صلہ رحمی و اقربا پروری

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے درازیٔ عمر، وسعتِ رزق اور بُری موت سے چھٹکارا پانے کی خواہش ہو، اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔''

صلہ رحمی کا مفہوم یہ ہے کہ حسبِ وسعت رشتہ داروں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کا معاملہ کیا جائے اور تکالیف سے انہیں محفوظ رکھا جائے۔

8۔ کمزوروں کے ساتھ حسن سلوک

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کمزوروں کے طفیل ہی تم کو رزق ملتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔'' (بخاری)

9۔ یکے بعد دیگرے حج و عمرہ کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پے در پے حج و عمرہ کرو، کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ صرف جنت ہے۔'' (ترمذی)

10۔ اللہ کے راستے میں نکلنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور جو شخص اللہ کے راستے میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور بڑی گنجائش پائے گا اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی ہجرت کرنے کے لیے نکلے، پھر اسے موت آ پکڑے، تب بھی اس کا ثواب اللہ کے پاس طے ہو چکا، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔'' (النساء:100)

اللہ کے دین کو زندہ کرنے، سارے عالم میں سنتوں کا ماحول قائم کرنے کے لیے، ایک ایک فرد کو جہنم کی ہولناکیوں سے بچانے کے لیے اللہ کے راستے میں نکلنے پر اجر عظیم اور بڑی گنجائش کا وعدہ ہے۔

یہ وہ دس اصول ہیں جن کے بارے میں قرآن و حدیث میں وضاحت ہے کہ ان سے بندہ کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کی تنگی دور کر دی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

دعائے صحت کی اپیل

☆ تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم تربیت انجینئر نوید احمد علیل ہیں
☆ تنظیم اسلامی شیخوپورہ کے مبتدی رفیق جناب ڈاکٹر ندیم عباس کمر کے درد میں مبتلا ہیں۔
☆ تنظیم اسلامی شیخوپورہ کے مبتدی رفیق جناب فیصل علی شدید علیل ہیں۔
☆ تنظیم اسلامی شیخوپورہ کے ملتزم رفیق جناب شاہد ریاض کی بہن اور والدہ شدید علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

دعائے مغفرت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی شمالی (نارتھ ناظم آباد) کے معتمد جناب سید یوسف شعیب کے والد محترم وفات پا گئے۔
☆ حلقہ کراچی شمالی (وسطی) کے رفیق جناب سعید احمد الحسینی کے والد محترم وفات پا گئے۔
☆ حلقہ کراچی شمالی کے رفیق جناب اکبر حسین کی والدہ محترمہ رحلت فرما گئیں۔
☆ تنظیم اسلامی پشاور صدر کے رفیق محترم جناب احمد شجاع اورکزئی کی دادی وفات پا گئیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی مرحومین کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

بے بس لاشوں کا ملک

طاہر آفاقی
mtahir91@gmail.com

"میرے وجود کو آگ لگی ہوئی ہے۔اس سے پہلے میں ایک مزدور تھا۔دھماکہ ہوا تو کام چھوڑ کر میں دھماکہ کی جگہ پر پہنچا۔میرے فاقے اور غربت زدہ چہرے کو دیکھ کر پہلے پولیس نے، پھر مجمع نے مجھے پکڑ لیا۔میرے ساتھ میرے جیسا ایک اور بھی تھا۔ہمیں لاٹھیوں سے خوب پیٹا گیا۔جب ہماری جان نکل رہی تھی تو ہمارے محافظ خاموشی سے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔پھر سب کے سامنے ہمیں آگ لگادی گئی۔اب آپ ہی بتائیں ہمارا کیا قصور تھا۔غربت؟ فاقے؟ مظلومیت؟ یا اس ظالم نظام میں خاموشی سے ظلم برداشت کرنا؟"

ایک لاش اٹھارہ کروڑ لاشوں سے جواب کی منتظر

☆☆☆

15 مارچ کو لاہور کے ایک علاقے یوحنا آباد کے دو چرچوں میں دھماکے ہوئے۔اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔اس افسوسناک واقعہ کے ساتھ ایک دردناک اور دل دہلا دینے والا واقعہ ہوا۔دو بے گناہ مزدوروں کو مشتعل لوگوں نے نہ صرف ڈنڈے مار کر بے دردی سے ہلاک کر دیا بلکہ ان کو آگ بھی لگادی۔اس کی وجہ سے نہ صرف پورے ملک میں غم وغصہ کی شدید لہر دوڑ گئی بلکہ مقامی آبادی میں خوف ہراس بھی پھیل گیا۔اس کا نتیجہ اگلے دن ہی اس صورت میں نکلا کہ ایک استانی کی گاڑی کو جب مشتعل مجمع نے روکا تو خوف کے باعث اس نے کچھ لوگوں کو کچل دیا۔ایک دم تین سانحے قوم کو برداشت کرنے پڑے۔اس کا ذمہ دار کون ہے؟

یہ خودکش حملہ پاکستان میں کوئی پہلی مرتبہ ہوا ہے اور نہ ہی اقلیتی باشندے پہلی مرتبہ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔اب تک ہزاروں کی تعداد میں ایسے حملے ہو چکے ہیں مگر کہیں بھی ایسی صورت حال نے جنم نہیں لیا جیسا کہ لاہور میں ہوا۔جس شہر کی پولیس تمام ملک کی پولیس سے زیادہ متحرک ہے، آخر وہاں ایسا کیوں ہوا؟اس سے پہلے دیکھنے میں آیا ہے کہ جب بھی ایسا واقعہ پیش آئے تو ردعمل سے بچنے کے لیے پولیس فوری طور پر متاثرہ جگہ پہنچ کر ہائی الرٹ ہو جاتی ہے اور زیادہ لوگوں کا اکٹھا ہونا سیکورٹی رسک قرار دے دیا جاتا ہے۔مگر یہاں ایسا کیوں نہیں ہوا؟ کیا حکومت کا یہ عمل شعوری تھا یا غیر شعوری؟ کیا وہاں اب کوئی دہشت گردی کا خطرہ نہیں تھا کہ لوگوں کو اکٹھا ہونے دیا گیا؟ کیا لوگوں کے ردعمل پر بھی ان اداروں کے خاموش رہنے میں کوئی حکمت تھی؟ اگر تھی تو قوم کو بتایا جائے۔

زیادہ پرانی بات نہیں جب دو سیاسی پارٹیوں کے جلوس میں کسی نے میٹرو کے جنگلے کو پتھر مارا یا توڑ پھوڑ کی تو مخالف پارٹی کے وزراء نے اس پر خوب ہنگامہ کھڑا کر لیا تھا۔اب کیا میٹرو وہ میٹرو نہیں رہی اور حکومت نے اس کی تباہی گوارا کر لی؟ کیا اب جو دکانیں لوٹی گئیں، جو جانیں ضائع ہوئیں وہ پاکستان کی سرحد سے باہر ہوئی تھیں؟

لاہور کی مصروف ترین سڑک فیروز پور روڈ بند رہی۔وہاں مسلسل دو دن خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی اور ہمارے حکمرانوں کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔آخر کیوں؟ دو لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا، ایک عورت نے اپنی جان بچاتے ہوئے خوف کے مارے کئی لوگوں کو کچل دیا اور حکومت نے اس روڈ پر دو دن تک بلوے کی اجازت دی رکھی۔آخر کیوں؟ اس میں کیا حکمت تھی؟ قوم کو اس حکمت سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے؟

حکومت نے ابھی تک دو قیمتی جانوں کو بے دردی سے مارنے والوں اور پھر ان کو آگ لگانے والوں کو حراست میں کیوں نہیں لیا؟ یہ حقیقت ہے کہ جب آپ کے پیاروں کی لاشیں آپ کے سامنے پڑی ہوں تو جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہوتا ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا ایسا دھماکہ ہمارے ہاں پہلی مرتبہ ہوا ہے؟ سینکڑوں مرتبہ ایسے دھماکے ہو چکے ہیں، کیا لوگوں کے ایسے ہی ردعمل تھے؟ کیا حکومت اجازت دیتی ہے کہ ایسے واقعات ہوں تو قانون ہاتھ میں لے لو؟ بدقسمتی تو یہ ہے کہ حکومت کمزوروں یا اپنے سیاسی حریفوں پر تو قانون کا شکنجہ بہت سختی سے کستی ہے مگر ایسے واقعات میں صرف بیانات پر ہی اکتفا کیوں کیا جاتا ہے؟

ملک میں بڑھتے ہوئے دھماکے حکومت کی نااہلی کا واضح ثبوت ہے۔اگر حکومت ان پر قابو نہیں پا سکتی تو بہتر ہے کہ وہ گھر میں بیٹھے۔عوام نے ان کو مینڈیٹ اپنی لاشیں اٹھانے کے لیے نہیں دیا تھا۔بہتر تو یہ ہے کہ حکومت اب ان دھماکوں اور بلووں کی شفاف تحقیقات کر کے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچائے تاکہ قوم کو ایسے مزید سانحات سے بچایا جا سکے۔وزیر اعظم سیاست سے بالاتر ہو کر ایسے لوگوں کو عبرت کا نشان بنائیں، تب ہی پاکستان کو اس مصیبت سے نجات ملے گی۔آج مزدور اور محروم عوام اپنے پیاروں کی لاشیں اٹھا رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل حکمرانوں کو بھی اپنے پیاروں کی لاشیں اٹھانی پڑیں!

☆☆☆☆☆

ضرورت برائے کنسٹرکشن پراجیکٹس

ہمیں اپنے تعمیراتی ادارے کے متفرق کنسٹرکشن پراجیکٹس کے لیے اسٹور کیپرز، اکاؤنٹنٹس، ٹائم کیپرز کی فوری ضرورت ہے۔تعلیمی قابلیت کم از کم BA / B.Com، کسی کنسٹرکشن سائٹ پر کام کرنے کا تجربہ اضافی قابلیت شمار ہوگا۔دلچسپی رکھنے والے حضرات اپنا CV مع ایک عدد فوٹو گراف درج ذیل ایڈریس پر ارسال / Mail کریں۔

BANU MUKHTAR SINCE 1964 5-A, Ali Block, Main Blvd, New Garden Town, Lahore.
UAN : 111-212-111 , E-mail: jobs@banumukhtar.com

قرآن اکیڈمی کوٹ اڈو کا افتتاح

ملک بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام قرآن اکیڈمیز قرآن حکیم کی دعوت واشاعت، قرآن مجید کو سیکھنے سکھانے، پڑھنے پڑھانے کا کام بڑے احسن طریقہ اور کافی محنت سے کر رہی ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی کوٹ ادو قرآن اکیڈمی ہے، جس کا افتتاح 13 مارچ کو امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید نے کیا۔

امیر تنظیم 12 مارچ کو بعد نماز عشاء قرآن اکیڈمی ملتان پہنچے۔ 13 مارچ کی صبح ناشتہ سے فراغت کے بعد 9:15 بجے کوٹ اڈو کے لیے روانہ ہوئے۔ امیر حلقہ پنجاب جنوبی ڈاکٹر محمد طاہر خان خاکوانی کی قیادت میں ملتان سے 8 گاڑیوں پر مشتمل قافلہ بھی کوٹ اڈو کے لیے روانہ ہوا۔ حلقہ اور ملتان سے تقریباً 30 رفقاء کوٹ ادو پہنچے۔ ناظم قرآن اکیڈمی جام عابد حسین، میاں عبدالرؤف قریشی اور رفقاء کوٹ ادو نے امیر محترم کا استقبال کیا۔ اس موقع پر تمام حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔ ساڑھے بارہ بجے امیر محترم کے خطاب جمعہ کا آغاز ہوا، جس کا موضوع ''رجوع الی القرآن'' تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ رجوع الی القرآن کی اس تحریک کو بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے شروع کیا تھا۔ آج الحمدللہ یہ تحریک پورے پاکستان میں دعوت قرآنی کو وسیع پیمانے پر پھیلا رہی ہے۔ کوٹ اڈو قرآن اکیڈمی جنوبی پنجاب میں دعوت قرآنی کا ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔ 1:45 پر نماز جمعہ ادا کی گئی۔ تقریباً 500 نمازیوں نے شرکت کی۔ مسجد ہال، صحن اور خواتین ہال نمازیوں سے بھر چکے تھے۔ نماز کے بعد تمام شرکاء جمعہ کے لیے کھانے کا اہتمام کیا گیا۔

قرآن اکیڈمی کے لیے زمین کا قطعہ میاں عاشق حسین قریشی نے وقف کیا اور اس کی تعمیر میں بھی انہوں نے اور ان کے رشتہ داروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ میاں رؤف قریشی بھی بڑی محنت اور انفاق سے اکیڈمی کو تعاون کر رہے ہیں۔ ایشیا فیڈز کے مالک جناب غلام نبی (مرحوم) کے صاحبزادگان بھی اس کام میں پیش پیش رہے۔ اکیڈمی کے قیام کے سلسلے میں جناب جام عابد حسین نے دن رات محنت شاقہ سے کام کیا۔

امیر محترم کھانے کے بعد لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔ قرآن اکیڈمی میں اس وقت ترجمہ وتفسیر کلاس جاری ہے۔ ان شاء اللہ 15 مارچ سے عربی گرامر کلاس بھی جاری ہو گی۔ خطاب جمعہ کے موقع پر مکتبہ بھی لگایا گیا۔ تقریباً 17000 روپے مالیت کی کتابیں فروخت ہوئیں۔ اس خطاب کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی ہوئی۔ بعد نماز عصر ملتان کے رفقاء واپس عازم سفر ہوئے۔

(مرتب: ناصر انیس خان)

حلقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام

2 مارچ کو بعد نماز عشاء لاثانیہ ہوٹل، مدینہ ٹاؤن میں حلقہ کراچی شمالی کے امیر محترم شجاع الدین شیخ نے ''منزل ہماری'' کے عنوان سے فکر انگیز خطاب فرمایا۔ موسم کی شدت کے باوجود رفقاء واحباب کی حاضری 200 کے لگ بھگ رہی۔ موصوف دینی حلقوں میں اپنی ایک پہچان رکھتے ہیں۔ حاضرین ان کے سوز بیان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ پروگرام کے بعد رفقاء کی بھاری تعداد نے عشائیہ میں شرکت کی جس کا انتظام قرآن اکیڈمی میں کیا گیا۔ کھانے کے بعد معزز مہمان کے ساتھ ایک تعارفی نشست کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ بعد میں شجاع الدین شیخ نے مختلف سوالات کے جوابات بھی دیے۔ انہوں نے اپنی ذاتی زندگی اور تنظیم اسلامی کراچی کی دعوتی سرگرمیوں کے بارے میں بھی حاضرین کو آگاہ کیا۔ کراچی کے سیاسی حالات سے بھی آگاہی فراہم کی۔ اختتام پر امیر حلقہ فیصل آباد نے مہمان گرامی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(رپورٹ: حافظ ارشد علی)

تنظیم اسلامی باجوڑ غربی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی باجوڑ غربی کے زیر نگرانی امت ماڈل سکول (مینہ انٹرو) میں بچوں کے ختم قرآن میں ایک دعوتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں کم از کم 150 افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، جس کی سعادت قاری مطیع اللہ نے حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت نبی محسن نے ''قرآن مجید کے حقوق'' کے موضوع پر مفصل اور مدلل گفتگو کی۔ مولوی بشیر احمد جو کہ بطور مہمان تشریف لا چکے تھے، نے سادہ الفاظ میں قرآن مجید کی عظمت کو واضح کیا۔ موصوف جماعت اسلامی کے رکن بھی ہیں۔ آخری خطاب جناب فیض الرحمٰن کا تھا۔ انہوں نے ''عبادت رب'' کے موضوع پر بڑے خوبصورت انداز میں مدلل اور مفصل گفتگو کی۔ اللہ کے فضل وکرم سے تین گھنٹوں پر محیط یہ پُر وقار اور بابرکت مجلس اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں مہمانوں کی پُر تکلف کھانے سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹ: جہانگیر خان خاکسار)

حلقہ لاہور شرقی کی مقامی تنظیم داروغہ والا میں فہم دین پروگرام

مقامی تنظیم داروغہ والا کے معتمد جناب نواز کھرل کے گھر فہم دین پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز بعد نماز عصر ہوا۔ راقم نے ملٹی میڈیا کے ذریعے دین کا ہمہ گیر تصور پیش کیا جس میں دین کی مکمل تعریف بیان کی گئی اور بعد ازاں سیکولرازم کے نقصانات بیان کیے۔ دین اسلام کے معاشرتی، معاشی اور سیاسی معاملات کو راقم نے اختصار کے ساتھ بیان کیا۔ نماز مغرب کے بعد احباب کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

پروگرام کے دوسرے سیشن میں دینی فرائض کے جامع تصور پر گفتگو کی گئی۔ باری باری تمام فرائض کے ضمن میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ان کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی۔ دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس پروگرام میں 40 مرد اور 20 خواتین نے شرکت کی۔

(رپورٹ: محمد عظیم)

غلبہ واقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں | تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور

شمارہ اپریل 2015
جمادی الآخری ۱۴۳۶ھ

اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

مشمولات

☆ ۲۳ مارچ: یوم پاکستان یا یومِ جمہوریہ؟ — ایوب بیگ مرزا
☆ ابوابِ خیر (مطالعۂ حدیث) — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ تزکیۂ نفس — جناب احمد جاوید
☆ حُبِّ رسول ﷺ — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
☆ اسلامی ریاست کا تصور، غیر مسلموں پر ظلم! — حامد کمال الدین
☆ عبداللہ بن مبارکؒ — عبدالرشید عراقی
☆ لڑکی کا علیحدہ گھر کا مطالبہ — بیگم ڈاکٹر عبدالخالق
☆ ذوالقرنین، سدِّ ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج — شاہین عطر جنجوعہ

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''بیان القرآن'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

☆ صفحات: 100 ☆ قیمت فی شمارہ: 30 روپے ☆ سالانہ زرتعاون (اندرون ملک) 300 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور 36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

"I will not have it your way!"

Written by Ms. A Khawaja

Your son is in the driver's seat. As the car meanders through the throngs of vehicles, your heart sinks and your mouth droops. You morosely watch or rather try not to watch the gigantic pictures of models telling you to buy this, that and the other. A deep crimson starts creeping up to your ears and you are suddenly blinded by tears as you stop at a traffic signal in full view of a woman wearing only jewellery (that is how it looks).

You want to sob for so much that has been lost, for things you have no power to change, for the elusive 'Haya', for the Muslim youth who have been robbed of their sense of propriety, for the misplaced energies, for the false euphoria that people feel, for the Islamic state of Pakistan that never was....

I want to ask the Ummati daughter of the last and final Messenger (sallallahu alaihi wasallam) does your husband, father and brother not have protective jealousy over you? Do they not object to your leaving your house without covering properly? Do they not care that thousands of other men can see your photos on social networking sites ? If not then there is a huge problem with their Imaan as the obligation of hijab isn't just on your head, it's on their head too.

> "Three people will not enter paradise, and Allah will not look to them on the Day of Judgement: the one who is disobedient to his parents, the woman who imitates men and the ad-Dayooth." ***(Ahmad)***

Ad-Dayooth is the man who permits or does not discourage women for whom he is responsible (eg: mother, wife, sister, daughter etc.) to engage in illicit relations, or to display their beauty to strange men, thereby stimulating their desires. One who lacks 'ghayrah'; one who does not care if (non-mahram) men approach his wife, mother, sister or daughter. A dayyooth is prohibited from entering Paradise (Recorded by Ahmad). Some men deliberately allow and encourage their daughters, sisters and wives to be beautifully adorned knowing full well other men will look at them with desire. But the point is aren't all Muslim men supposed to protect the honor of their Muslim sisters in general. Why is the Ummah not pained to see Muslim female models, actresses and the pseudo liberals taking over the city?

كُلّیۃ القرآن لاہور
بانی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ
191-اے، اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
رجسٹرڈ ذو الحاق شدہ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔ کوڈ 09565
درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کے خواہش مند طلبہ کے لیے
درجہ اولیٰ، جماعت نہم میں
داخلے شروع

خصوصیات
- ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے وظائف
- قیام اور طعام کی سہولت
- وفاق المدارس العربیہ اور
- لاہور بورڈ، پنجاب یونیورسٹی کا نصاب

اہلیت
- آٹھویں جماعت پاس
- عمر 13 تا 15 سال
- حفاظ کے لیے عمر میں ایک سال کی رعایت
- صرف پاکستان کے شہری

شیڈول برائے داخلہ
- پراسپیکٹس اور داخلہ فارم: 10 مارچ 2015ء سے دستیاب
- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ: 10 اپریل 2015ء
- پہلا ٹیسٹ: 4 اپریل صبح 9 بجے
- دوسرا ٹیسٹ: 11 اپریل صبح 9 بجے
- کلاسز کا آغاز: 16 اپریل 2015ء

المعلن: پرنسپل کلیہ القرآن، اتاترک بلاک، نیو گارڈن، لاہور
رابطہ: 042-35833637 0301-4882395

کلیۃ القرآن لاہور

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

191-اے، اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

رجسٹرڈ والحاق شدہ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔ کوڈ 09565

درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کے خواہش مند طلبہ کے لیے
درجہ اولیٰ و جماعت نہم میں

داخلے شروع

خصوصیات

- ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے وظائف
- قیام اور طعام کی سہولت
- وفاق المدارس العربیہ اور
- لاہور بورڈ/ پنجاب یونیورسٹی کا نصاب

اہلیت

- آٹھویں جماعت پاس
- عمر 13 تا 15 سال
- حفاظ کے لیے عمر میں ایک سال کی رعایت
- صرف پاکستان کے شہری

شیڈول برائے داخلہ

پراسپکٹس اور داخلہ فارم	10 مارچ 2015ء سے دستیاب
داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ	3 اپریل 2015ء
ٹیسٹ/انٹرویو	4 اپریل 2015ء، صبح 9 بجے
کلاسز کا آغاز	6 اپریل 2015ء

المعلن: پرنسپل کلیۃ القرآن، اتاترک بلاک، نیو گارڈن، لاہور

رابطہ: 042-35833637 0301-4882395